



CALL No. {

1914554

ACC. No.

4941

AUTHOR

عبدالحق

TITLE

عبدالحق

1914554		4941	
عبدالحق		عبدالحق	
عبدالحق		عبدالحق	
Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY  
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.



M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE6968

<p>گر خود همه سبب بیا بدین بند و دست اگر تحقیق سبب سبب این اس بند کے ہیں</p>	<p>ہر عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر ہے</p>
<p>کہے خوشبو سے و حمام روز سے ایک ہی خوشبودار چہ حمام کے ایک روز پوچھو کہ تم کہ شکے یا عیب سے مٹی کو کھانے کو شک ہے تو یا عیب سے تو گفتا من گے ناچیز بودم کہا اس مٹی نے بہن ایک مٹی ناچیز تھی میں جمال عشقین در من اثر کر دہ خوبی ہمیشہ یعنی صفت گل ہے چہ ہر شکلیا</p>	<p>رسید از دست محبوبے بدستم پونجی اندھ ایک معشوق ہو چہ اندھیرے کہ از بوسے و لا ویز تو ستم کہ خوشبوی و لا ویز تیری مسحت ہوں ولیکن بدستے با گل شستم ولیکن تھو سے دونوں ساتھ گل کا محبت گئی وگر نہ من ہاں خاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی خاک ہوں مہیا کہ جانتے ہیں مجھ کو</p>
<p>اللہ تعالیٰ یارب العالمین بار خدا لا پھر دار کوسلاند کہ سبب بند و عیب کی کار و چند کر پادشاه خدایا کی کار و چند کر آوہ الہیہ و ولایتہ و وقوف علی آقدا لہ و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم میر و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم</p>	<p>اللہ تعالیٰ یارب العالمین بار خدا لا پھر دار کوسلاند کہ سبب بند و عیب کی کار و چند کر پادشاه خدایا کی کار و چند کر آوہ الہیہ و ولایتہ و وقوف علی آقدا لہ و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم میر و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم</p>
<p>و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک</p>	<p>و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک</p>
<p>از صیت عالمان عادل ہمت عالمان از صیت عالمان عادل ہمت عالمان</p>	<p>از صیت عالمان عادل ہمت عالمان از صیت عالمان عادل ہمت عالمان</p>

یہ عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر ہے  
رسید از دست محبوبے بدستم پونجی اندھ ایک معشوق ہو چہ اندھیرے کہ از بوسے و لا ویز تو ستم کہ خوشبوی و لا ویز تیری مسحت ہوں ولیکن بدستے با گل شستم ولیکن تھو سے دونوں ساتھ گل کا محبت گئی وگر نہ من ہاں خاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی خاک ہوں مہیا کہ جانتے ہیں مجھ کو  
اللہ تعالیٰ یارب العالمین بار خدا لا پھر دار کوسلاند کہ سبب بند و عیب کی کار و چند کر پادشاه خدایا کی کار و چند کر آوہ الہیہ و ولایتہ و وقوف علی آقدا لہ و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم میر و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم  
و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک  
از صیت عالمان عادل ہمت عالمان از صیت عالمان عادل ہمت عالمان

یہ عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر ہے  
رسید از دست محبوبے بدستم پونجی اندھ ایک معشوق ہو چہ اندھیرے کہ از بوسے و لا ویز تو ستم کہ خوشبوی و لا ویز تیری مسحت ہوں ولیکن بدستے با گل شستم ولیکن تھو سے دونوں ساتھ گل کا محبت گئی وگر نہ من ہاں خاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی خاک ہوں مہیا کہ جانتے ہیں مجھ کو  
اللہ تعالیٰ یارب العالمین بار خدا لا پھر دار کوسلاند کہ سبب بند و عیب کی کار و چند کر پادشاه خدایا کی کار و چند کر آوہ الہیہ و ولایتہ و وقوف علی آقدا لہ و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم میر و شفا لہ صا لہی فی القرآن مجتہد لیتیم  
و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک و لیس لک یا کرت و احفظ لک اور میں لک یا کرت و احفظ لک  
از صیت عالمان عادل ہمت عالمان از صیت عالمان عادل ہمت عالمان



باز دارو پیاده راز سبیل  
 پیچمی کنی بیاد کی تین راه  
 روان در غربت پنهان جو  
 او راوی دوستی کانی اریطی جوی  
 دوستی را تشلید این غدار  
 دوستی کی تین بیانی جوی  
 اگر بر بند و چنان که کشاید  
 اگر بند بودی ایسا که کسل  
 گویشو از حیات دنیا دست  
 که اویش من بکنه ندی نیای نه  
 گر کی بدین چهار شد عجب  
 جو ایک دن چارون خلاص غلب  
 نهند بر حیات و نیا دل  
 نین که تهری او پزندگی نیای دل  
 برگ عیشی بگر خوشی و  
 سلمان زندگی کاپنج قبری کسج  
 اندکی ماند و خواجیه و مینو  
 تهری می ننگی زان و ندر کیک  
 هر که فرغ خود خویش  
 بس محسوس کنی بی کمانی  
 چنین است مرد باش برو  
 راه بیسی می مر جان دار و مراد سبیل

ہر کہ آمد عمارت نوخت  
 جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنائی  
 وین عمارت بسیر سبز دی  
 اور یہ عمارت سر سبز رنگ کیا کوئی  
 نایب بخش آدمی شکست  
 اس زندگی آدمی کی پیٹ ہے  
 اگر دل از غم پری کند شیر  
 جو دل غم سے بہرے تو لائق بہت  
 چارہ وضع مخالف و شیر  
 جلدیستین صند کیرتوالی اور تکریر  
 جان شیریں بر آید از قاب  
 جان ہی کجھا : تن سے  
 نیک بد چون ہی بہا پر دو  
 نیک نیک جو آخر کار میں گے  
 شیر و شیر تو پیش فر  
 کوئی غلامی ہی تو آگئی تھج  
 امی تہیدست رفتہ در بار  
 ی خانی بازگاہ ہوا چ باز کے  
 رقت خرنش خمشہ با چید  
 تہ نرس کی دوسو لایجانی تہ  
 حد از نامل صلمت آن

رفت منزل نیکویری پر دست  
جیک کپادو ماریدہ ملی دیکر نکالی  
یا نیا ماردار و دست مار  
مشوق نیت قیام کو بہت سرت کہ  
تا بندہ حج میر و دھچ  
اگر استدراجا جو تو کبار ہے  
و کر شاہ چنانکہ توالی  
اور جو کیلے اساکہ نہ بند ہو سکے  
چندر و زری بوندہ ہر چہ خوش  
کتور دوزخ دین بین حسین خوش  
لاجرم مرد عارف کامل  
اس لیے مردہ اشعار کیل  
نکست کی گوی نیکی برو  
خوشا و شخص کہ گنبد نیکی کیل  
عمر پرست و قصاب خوش  
عرش برف کی عیسیٰ پرست کی  
ترسمت پرینا وری کیل  
دراہون میں ہما جوندہ و گانا ناک  
پند سجدہ گوش دل بشنو  
نصیحت ہمدی کی کان جانسون  
نہ ملے  
تیر زمین عزالت  
کی کہ حج کی شانی گم نشینی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱







<p>اول اردی بہشت ماہ جلالی  اول اردی بہشت مسیحا جلای کا  برگل سرخ از نم افشادہ لآلی  ادھر گل سرخ کے شہر سے پرست موتی</p>	<p>بلبل گویندہ پر منابر قضبان  بلبل لہونی والی اوپر برون شاخوں کے  پھو عرق پر عذار شاہد غضبان  چسپہ عرق ادھر رخسار معشوق غضبان کے</p>
--	---

نظر بچہ کا آید تزلزل طبقہ از گلستان بن بر وقت گل زمین چرخ زورش بند  
کیا کام آوست تیرے گل کا کتبہ گلستان میری بیجا بک تن گل پیدا چہ روز سپ

وین گلستان ہمیشہ خوش رہے۔ حالیکہ میں ان خیالات پر بہت غم و غصہ میں تھا۔

اور یہ کتاب گلستانِ همیشه سبز ہے جس میں کہنہ و بے بات کسی دہن پہ لوٹ کر آکر دیا اور برج و دہن پر کراہی  
الکھڑکی ادا وعدہ و کافصلی و ہمارے زوہد خاق میاضِ اشبا و دہشت و او و محاورت و لہذا و غیرہ

کہ سخی سے جس دم وعدہ کیا ہو کہ کیا فصل و دہا پھر روز اتفاق ملتے گا تو اس سچ غریب صحت اس سچ اور یہ یہ کیا گفتگو کیے ہو چہ اکت  
 بکار آید تو سزا نہ پلا افرایہ فی کجا کہ تیر روز گلستان شہت سناؤ کہو کہ کتاب گلستان کا شہد و اللہ اعلم

وَأَكْثَرُكُمْ بِالْحَقِّ وَكَرِهُوا شَاهِزَادَةَ جِهَانِ سَعِيدِينَ ابْنِي كَبِيرِينَ سَعِيدِ

و در خاک مرده و بی تنگی که فکر دستاندار جهان سدیست ای بکرچی سدیست زنگی

و شریکے اللہ قیام و سکے اور تمام اوصوفت ہمدی، چچ حجتت مکہ پسندیہ و کئی، عجب بالکاشا و حاکم پنا و کمال اللہ شریفی  
 حلف سید و کاشا و خرم نام و کہت امان الہی و کمال اللہ منصہ و علیہ السلام

صَدِّقُ الْمَوْلَةِ فَاسْمُ الْحَقِّ الْمَلَكُ الْكَافُّ

ت باز و دولت غالبه  
چرخ زنده برونش  
خوبی خستگاه  
خبر اسلام

بنا تا بک برسد کا بادشاہ بادشاهون برکا ملک کروڑون امتون کا صاحب بادشاهون

عرب البحر ابيض ارث طي سليمان مطهر الدين ابو  
 باو شاغوشكي اور شري كا اور وارث كس طيمان كا فتح بابا كمين كا اور كبر

سعد بن ابی ادمہ اللہ اقبالہما وصدعہما اجلا لہما واجعل لی  
 اسعد بن ابی ادمہ اللہ اقبالہما وصدعہما اجلا لہما واجعل لی





























نامک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم اگر چه مصلحت ندیدم  
 تو باز سر آزار او سکے کندا اور کما بخشائے اگر چه مصلحت ندیکسی سینے  
**رباعی** دانی که چه گفت زال بارستم گمرو دشمن توان حقیرم  
 جانتا ہے تو کہ کیا کما زال نے مستر پہلوان سے کہتے دشمن کو نہ سیکے وہلا او چارہ  
 بیچارہ شمر و دیدیم بسی کہ آب سر چشمہ خرد چون شیر آرد شر و بار بر سر و  
 گندا دیکھا ہے بہت کہ پانی سے چشمہ چوڑا کا جب زیادہ آیا اون اور بوجہ لگیا  
 فی الجملہ سپہر اہلباز و نعمت بر آو رزد و شتا و او یب را تبر بدیل و نصب  
 حاصل کلام شک کے کو مانتا ہار و نعمت کے پرورش کیا اور استاد بنے خود لاکو واسطے ملکی نے او کو کوشتر  
 کہ رفتا حسن خطاب و رد جواب آداب خدمت ملوک کش و رام و خدمت  
 کیا تو خوبی بات پرچنے کی او سپہر ناجاہ کا اور آداب خدمت گارون پادشاہوں کو او کو سکھانے  
 و در نظر ہنگامان پسند آمد باری وزیر از شامائل او حضرت سلطان شہر گیت  
 اور بچ نظر ہون کے پسند آیا ایک بار وزیر مادتون او کی سے بچ درگاہ بادشاہ کے تھوڑی سو کو کتا تھا  
 کہ تربیت عاقلان و دیوانہ کر وہ ۱۰۰ جہل قدیم اجلیٹ او پر بر و ہلکار ازین  
 کہ تربیت دانیوں کے نے بچ او کے اٹھ کیا اور دانی قدیم کو خلعت او کی سے باہر لیکے بادشاہ کو  
 سخن شہنشاہ کو گفت بیت عاقبت گرگ زارہ گرگ شود گر چه پا آدمی  
 اس بات سے چنی آئی اور کما آخر کو بیڑے کا جلیبٹرا ہوتا ہے اگر چه سنا آدمی کے  
 بزرگ شود وہ سال دو برین ہر اید طائفہ او بادشاہ حلت در و پوشتند و  
 بزرگ ہوتا کہ برس دواد ہوا کے برائے گزہ زمینوں کے اسات او کی اب گزہ  
 مراقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و ہر و و پیش را کشت و نعمت  
 سنا دینے کے باندی تو بوقت فرصت کے وزیر کو اور دونوں بیٹوں او کے کو مارا اور دولت  
 بقیاس برداشت و در مغارہ دروان بجای پدیر نشست عاصی شد  
 بہت اوشان اور بیچ غار چرون کے بجای اب کے بیٹا اور نافرمانی والا ہوا

ملک دست تحسیر بندگان گرفت و گفت قطعه شیرینک زمین چون کند کسی

بادشاه فرات را نسوس کر نیکیا پنج دانتهون کے کیا اور کہا

کاکس تبریت نشود ای حکیم کس + باران کہ طواف طبعش خلاف نیست + در باغ

والا اهل سانه تربیت کر نسوی او حکیم لایق والا

لاله وید و در شوره بوخس + قطعه زمین شورین بر نیارو + در تخم عمل خالص گردان

لازم جتا جو اور پنج کماری زمین کر کانچل کی زمین کماری سبیل کر نیس و گاتی اور پنج او کو پنج کام کا تاپکر

نکونی با بدان گردن چنانست + کبر گردن بجای نیکروان حکایت

نیک سانه بدون کے کرنا ایسا ہے

سرسنگ زاده را ویدم پر در سرای انگلش کہ عقل کیاست و فہم و فرا

ایک پیادہ کے لڑکے کو دیکھا ہے او پر روانہ سرای انگلش کے کہ عقل اور فہم اور دانائی

زادہ الوصف داشت ہم از عمد خروسی آشپز زرگی و راضیہ او سپید او و باک

زادہ وصف سر کرتا تھا بھی زمانہ جو ہے بن سر نشانی بڑائی کی بیج پیشانی او کی کو ظاہر او پر

سرس زار ہو شندی + یقینا ستارہ بلندی + فی بحال مقبول نظر سلطان آمد

سراوے کے کہ شندی ہو چکتا نہ ستارہ بلندی کا

حاصل کام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کی

کہ حال صورت معنی داشت و خروندان گفت اند تو انکار ہے ہنرست نہ بھال

کوئی ظاہر و باطن کی کرتا تھا اور انیون کے کہا ہے

تو انکی صیت ہنر کے ہو صیب اک

ہنر کی بقیہ بقیہ سال انہای جنس او بر صبا و حسد بر و زور بخیا متی تتم کو زور

او زور کی سادہ عقل کے ہونہار برس کے بھائی با بر گرو پر صبا و حسد کے گڑاوا لیکے اور سادہ ایک کہوت دیا

اور شریں اسی بنیادہ نمودن و دشمن چہ نہ ہو چو مہر بان باشد دوست + ملک پر

اور چ مارنے او کے کسی بیٹا کو کی

جنس کیا اور جو مہر بان ہو دوست

بادشاہ فرات کو چا

کہ خوب خشمی ایشان دیتی تو چست گفت و کیا یہ ولت خداوندی و اعم ملکہ

کہ بہت خشمی تیری کا او کو چ حق تیری کے کہی کہنا چ سا زولت صاحب کا ہمیشہ ہو چکا کی

ملک دست تحسیر بندگان گرفت و گفت قطعه شیرینک زمین چون کند کسی  
بادشاه فرات را نسوس کر نیکیا پنج دانتهون کے کیا اور کہا  
کاکس تبریت نشود ای حکیم کس + باران کہ طواف طبعش خلاف نیست + در باغ  
والا اهل سانه تربیت کر نسوی او حکیم لایق والا  
لاله وید و در شوره بوخس + قطعه زمین شورین بر نیارو + در تخم عمل خالص گردان  
لازم جتا جو اور پنج کماری زمین کر کانچل کی زمین کماری سبیل کر نیس و گاتی اور پنج او کو پنج کام کا تاپکر  
نکونی با بدان گردن چنانست + کبر گردن بجای نیکروان حکایت  
نیک سانه بدون کے کرنا ایسا ہے  
سرسنگ زاده را ویدم پر در سرای انگلش کہ عقل کیاست و فہم و فرا  
ایک پیادہ کے لڑکے کو دیکھا ہے او پر روانہ سرای انگلش کے کہ عقل اور فہم اور دانائی  
زادہ الوصف داشت ہم از عمد خروسی آشپز زرگی و راضیہ او سپید او و باک  
زادہ وصف سر کرتا تھا بھی زمانہ جو ہے بن سر نشانی بڑائی کی بیج پیشانی او کی کو ظاہر او پر  
سرس زار ہو شندی + یقینا ستارہ بلندی + فی بحال مقبول نظر سلطان آمد  
سراوے کے کہ شندی ہو چکتا نہ ستارہ بلندی کا  
حاصل کام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کی  
کہ حال صورت معنی داشت و خروندان گفت اند تو انکار ہے ہنرست نہ بھال  
کوئی ظاہر و باطن کی کرتا تھا اور انیون کے کہا ہے  
تو انکی صیت ہنر کے ہو صیب اک  
ہنر کی بقیہ بقیہ سال انہای جنس او بر صبا و حسد بر و زور بخیا متی تتم کو زور  
او زور کی سادہ عقل کے ہونہار برس کے بھائی با بر گرو پر صبا و حسد کے گڑاوا لیکے اور سادہ ایک کہوت دیا  
اور شریں اسی بنیادہ نمودن و دشمن چہ نہ ہو چو مہر بان باشد دوست + ملک پر  
اور چ مارنے او کے کسی بیٹا کو کی  
جنس کیا اور جو مہر بان ہو دوست  
بادشاہ فرات کو چا  
کہ خوب خشمی ایشان دیتی تو چست گفت و کیا یہ ولت خداوندی و اعم ملکہ  
کہ بہت خشمی تیری کا او کو چ حق تیری کے کہی کہنا چ سا زولت صاحب کا ہمیشہ ہو چکا کی







فروغ نیر و ستان بخور زینهار به بر سر از زبر و سنی روزگار حکایت  
 غم بر مستون کاکا خواہ غم زبر و سنی زانے کے سے

پادشاہی باغلامی عجیبی کشتی نشسته بود و غلام دیگر و پیرانندیدہ بودند  
 ایک بادشاہ سابقہ غلام بھی کے بچہ کشتی کے بیٹا تھا اور غلام نے کسی دیکھ کر نہ کیا تھا اور نہ  
 کشتی نیاموڑہ کر پیرانندیدہ و پیرانندیدہ برائے اندیش افتاد ملک اعیش ازو

ناو کی زمین آزمانی تھی ردنا اور دنا شروع کیا اور مدد اور بہانہ دیا کہ اگر کچھ باؤشما ہوں تو بھی کہیں  
 شخص ہو کہ طبع نازک تحمل امثال میں صورت نہ بند و چراغ نہ شستندی  
 طبع ہونی کہ طبیعت نازک باؤشما ہونگی پر جبہ اوٹنا نامی باتو کا صحت نہیں باندھتا ہی اور طبع نازک باؤشما

در آن سستی بود ملک گفت اگر فرمان دهی من و اهل بیرونی خاموش گردیم  
چرا او را سستی کنی که بنا باشد او که اگر زمان بدیست تو بین او و کترین یک مکت سحر چگونگی  
غایت لطیف و کریم باشد نفیر مودت و اخلاص ایدر این انداختند چند نوبت

فرما لو غلام کو بیچ دیا کہ پہنچ گیا اور کچھ مقرر  
 ہو کر خور و ازان پس مویشی گرفتار و پیش کشتی آور و فرمودت و مکان  
 مٹے کا و بعد ازان بال کاو کے پڑے اور آگے کشتی کے سامنے دو فون امان کچھ دیوان

فی اویس چون یار بود به نیست فریاد است ایسا اور پیر  
 حق کے دکھا جو باہر آیا سچ گوشت کے بیٹا اور قرار پایا بادشاہ تو تیرا نام پڑا پڑا  
 چمکت ہو گفت از اول محنت غرق شدن ز دیدہ بود و زور سلامت

نست که چنین قدر عافیت کسی دانند که بهیستی گرفتار آید و عافیت ای شمر  
 نادر و سی طرف مرتبه است که او نفس و جان پاک که هیچ یک صحبت و گرفتاری نماند  
 و چون خوش و زنده و خوشه و بهیستی که شکر شکر شکر

[illegible]





























[illegible]



























ملک را گفتن در ویش استوار آمد گفت از من تمنائی کن گفت آن  
 بادشاه کے تین کتا فقیر کا مقبرہ تھا کہ جسے ایک آرزو کر کے وہ  
 ہمیں خواہم کہ دو گریہ از رحمت منج ہی گفت مراندی گفت بیت دریا کیون  
 جا پہنچا ہوں کہ دوسری بار منج جے دے تو کہا میری تین ایک نصبت دی کہا پہچان کر اب  
 کہ نعمت بہت بہت + لیکن دولت ملک میری دوست بہت حکایت کی از  
 دولت سہج ہمارے کہ یہ دولت ملک جتنا ہے اتھون وہ ایک  
 وزیر پیش زوالنون مہر کی فت و بہت خوش کہ روز شنبہ بہت سلطان مشغول  
 وزیران سے آگے زوالنون مہر کے گہوارہ دی چاہی کہ دن رات بیچ خدمت بادشاہ کی فرمایا  
 میں ہاشم و بخیر شرا امیدوار عمارت حقویش ترسان و النون کہ بیست گفت اگر من چلا  
 ہوتا ہوں اور ساتھ خیر او کی کے امیدوار در عذاب او کو تو نہ بولا زوالنون رو یا اہلکارا اگر میں خواہے  
 عزوجل را چنین تسلیم کی تو سلطان را از جملہ صدیقان جو قطعہ کر ہو دی امید  
 فرمایا کے تین ایسی عمارت کرتا میں کہ تو بادشاہ کو تین گروہ صدیقین کو تہا میں جو حقوق آرزو  
 راحت منج + پانچ ہوش ہر ملک لوی + گریہ از خدا تبریدی + ہچمان کن  
 خوشی اور منج کی ہاؤن فقیر کا اور پر آسمان کے ہوتا جہیز خدا سے دوتا  
 ملک ملک دی حکایت بادشاہی کشن بگینا ہی اشارت کر گفت ایک  
 بادشاہ سے فرستہ ہوتا ایک بادشاہ نو دے ہاؤن ایک بگینا کہ بادشاہ کیا کہا ہے بادشاہ  
 موجب ختمی کہ تراب میں است آنا خود موجودی میں اس خصوصیت میں بگینا میں آید پڑہ آ  
 سبک میں فقیر کا ترے تین او پر جو آزار پہنچا ہے تو نہ کہ چذاب از پتھر ایک ہم میں گندہ جا دیکھا گریہ  
 بر تو جاوید باند قطعہ دوران بقا چو باد صحران گذشت + تمنی و خوشی و رشت  
 او پر ترے پیشہ رہیا نہ نہ زندگی کا مانند ہوا ملک کے گنہا کہ لدا اور خوشی آرزو ہوں  
 وزیر بگینا گذشت + چند شہت سنگر کہ جفا ہمیں کرد + ور گردن او باند و پر بگینا گذشت  
 ہاؤن ظلم کے کہ ظلم او پر ہمارے کیا گنج گدگد کی کہ لدا اور ہمارے گدگد

ملک را گفتن در ویش استوار آمد گفت از من تمنائی کن گفت آن  
 بادشاه کے تین کتا فقیر کا مقبرہ تھا کہ جسے ایک آرزو کر کے وہ  
 ہمیں خواہم کہ دو گریہ از رحمت منج ہی گفت مراندی گفت بیت دریا کیون  
 جا پہنچا ہوں کہ دوسری بار منج جے دے تو کہا میری تین ایک نصبت دی کہا پہچان کر اب  
 کہ نعمت بہت بہت + لیکن دولت ملک میری دوست بہت حکایت کی از  
 دولت سہج ہمارے کہ یہ دولت ملک جتنا ہے اتھون وہ ایک  
 وزیر پیش زوالنون مہر کی فت و بہت خوش کہ روز شنبہ بہت سلطان مشغول  
 وزیران سے آگے زوالنون مہر کے گہوارہ دی چاہی کہ دن رات بیچ خدمت بادشاہ کی فرمایا  
 میں ہاشم و بخیر شرا امیدوار عمارت حقویش ترسان و النون کہ بیست گفت اگر من چلا  
 ہوتا ہوں اور ساتھ خیر او کی کے امیدوار در عذاب او کو تو نہ بولا زوالنون رو یا اہلکارا اگر میں خواہے  
 عزوجل را چنین تسلیم کی تو سلطان را از جملہ صدیقان جو قطعہ کر ہو دی امید  
 فرمایا کے تین ایسی عمارت کرتا میں کہ تو بادشاہ کو تین گروہ صدیقین کو تہا میں جو حقوق آرزو  
 راحت منج + پانچ ہوش ہر ملک لوی + گریہ از خدا تبریدی + ہچمان کن  
 خوشی اور منج کی ہاؤن فقیر کا اور پر آسمان کے ہوتا جہیز خدا سے دوتا  
 ملک ملک دی حکایت بادشاہی کشن بگینا ہی اشارت کر گفت ایک  
 بادشاہ سے فرستہ ہوتا ایک بادشاہ نو دے ہاؤن ایک بگینا کہ بادشاہ کیا کہا ہے بادشاہ  
 موجب ختمی کہ تراب میں است آنا خود موجودی میں اس خصوصیت میں بگینا میں آید پڑہ آ  
 سبک میں فقیر کا ترے تین او پر جو آزار پہنچا ہے تو نہ کہ چذاب از پتھر ایک ہم میں گندہ جا دیکھا گریہ  
 بر تو جاوید باند قطعہ دوران بقا چو باد صحران گذشت + تمنی و خوشی و رشت  
 او پر ترے پیشہ رہیا نہ نہ زندگی کا مانند ہوا ملک کے گنہا کہ لدا اور خوشی آرزو ہوں  
 وزیر بگینا گذشت + چند شہت سنگر کہ جفا ہمیں کرد + ور گردن او باند و پر بگینا گذشت  
 ہاؤن ظلم کے کہ ظلم او پر ہمارے کیا گنج گدگد کی کہ لدا اور ہمارے گدگد





بلی مرو آنکس از روی تحقیق که چون نشمر آیدش باطل نگویز حکایت  
 بچ بود که کفشدوزک را در دست تحقیق سے کہ فرمودہ آوے اور کمر ہیبہ نہ کے  
 باطلانہ بزرگان کشتی نشسته بودم زور قی و پنی ما غرق شد و برادر بگریه دانی  
 سارے ایک گریہ بزرگان کو بچ لکنا کو بیٹھا تھا میں ایک ننگی بچہ ہمارے دیکھ رہا تھا بچ ایک ہنوز کے  
 در افتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را کہ گیر اس بچہ و تو را کہ بہر کی بجاہ و نیک  
 پڑے ایک سہ بزرگان سے کہا ملاح کے بیٹے کے لئے ان ہر دولت کے تئیں کہ عرض ہر ایک کو پاس ہزار ہنگہ  
 باجم ملاح در آب غت تا کی را بر باد مید آن دیگر ہا کہ شد کہ قسم بقیت عمرش نماندہ بود  
 روزگار میں ملاح بچہ پانی کر گیا تو ایک کو تئیں چور دیا وہ دیکھ ملاک ہوا کہا بچہ باقی عمر اس کی عمر نہی  
 زمین سے بچہ گرفتار و تاخیر کردی و دوران دیگر قبیل ملاح بخندید گفت از حق توئی  
 اس بچہ سے بچ لینے اور کس کے سستی کی تو تو بچہ اس اور کس کے جلدی ملاح نہا اور کہا یہ جو کہا تو نے  
 یقین سے و بلی گیر ہست کہ قسم کن چیت گفت میل خاطر من بر باد مید این بچہ  
 یقین ہے اور ایک سبب در سرا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے کہ اس خواہش خاطر میری کی دیکھ چوہر اس ایک کے زیادہ  
 جو کہ وقتی در میان ماندہ بودم مرا بہر شری شانہ از دست آن گرفتار مانہ خوردہ  
 تو کہ ایک تئیں ایک بچہ کے رہا تھا میں چور تئیں اور ایک ننگی بچہ دیا اور اس دور کس کو راہ  
 بودم در طغی کہ قسم بگرفتہ اللہ تعالیٰ من عمل صالحہ و نسیہ من ساقی  
 تئیں بچہ کو راہی کہ کہا میں نے بچہ کہا آئندہ کہ کہ جو شخص کہ تا ہر کام نیلے پس اور لذت پانی کو اور شخص کہ کہ تا  
 قطعہ تا توانی دروں کس خورش کا ندرین اہ خار یا با کار و رویش مستمند را  
 جبکہ کہ تو دل کسی کام تا کہ میں اس کو کا ٹوہوں کام فقیر از وید کا ہلا  
 کہ ترا شیر کار با شد حکایت دو بزرگ کی خدمت سلطان کردی دیگر بچہ  
 کو تئیں بچہ کام ہوں اور ہائی ایک خدمت بادشاہ کی کہتا اور دیکھ را سارے کو شش  
 باز و خوروی باری این تو را کہ گفت درویش را کہ چرا خدمت کنی تا از مشقت  
 باز کے کہتا ایک ہے تہ اس و تہ تہ کو کا فقیر کے تئیں کہ میں خدمت نہیں کرتا چو تو  
 صفت

بلی مرو آنکس از روی تحقیق کہ چون نشمر آیدش باطل نگویز حکایت  
 بچ بود کہ کفشدوزک را در دست تحقیق سے کہ فرمودہ آوے اور کمر ہیبہ نہ کے  
 باطلانہ بزرگان کشتی نشسته بودم زور قی و پنی ما غرق شد و برادر بگریه دانی  
 سارے ایک گریہ بزرگان کو بچ لکنا کو بیٹھا تھا میں ایک ننگی بچہ ہمارے دیکھ رہا تھا بچ ایک ہنوز کے  
 در افتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را کہ گیر اس بچہ و تو را کہ بہر کی بجاہ و نیک  
 پڑے ایک سہ بزرگان سے کہا ملاح کے بیٹے کے لئے ان ہر دولت کے تئیں کہ عرض ہر ایک کو پاس ہزار ہنگہ  
 باجم ملاح در آب غت تا کی را بر باد مید آن دیگر ہا کہ شد کہ قسم بقیت عمرش نماندہ بود  
 روزگار میں ملاح بچہ پانی کر گیا تو ایک کو تئیں چور دیا وہ دیکھ ملاک ہوا کہا بچہ باقی عمر اس کی عمر نہی  
 زمین سے بچہ گرفتار و تاخیر کردی و دوران دیگر قبیل ملاح بخندید گفت از حق توئی  
 اس بچہ سے بچ لینے اور کس کے سستی کی تو تو بچہ اس اور کس کے جلدی ملاح نہا اور کہا یہ جو کہا تو نے  
 یقین سے و بلی گیر ہست کہ قسم کن چیت گفت میل خاطر من بر باد مید این بچہ  
 یقین ہے اور ایک سبب در سرا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے کہ اس خواہش خاطر میری کی دیکھ چوہر اس ایک کے زیادہ  
 جو کہ وقتی در میان ماندہ بودم مرا بہر شری شانہ از دست آن گرفتار مانہ خوردہ  
 تو کہ ایک تئیں ایک بچہ کے رہا تھا میں چور تئیں اور ایک ننگی بچہ دیا اور اس دور کس کو راہ  
 بودم در طغی کہ قسم بگرفتہ اللہ تعالیٰ من عمل صالحہ و نسیہ من ساقی  
 تئیں بچہ کو راہی کہ کہا میں نے بچہ کہا آئندہ کہ کہ جو شخص کہ تا ہر کام نیلے پس اور لذت پانی کو اور شخص کہ کہ تا  
 قطعہ تا توانی دروں کس خورش کا ندرین اہ خار یا با کار و رویش مستمند را  
 جبکہ کہ تو دل کسی کام تا کہ میں اس کو کا ٹوہوں کام فقیر از وید کا ہلا  
 کہ ترا شیر کار با شد حکایت دو بزرگ کی خدمت سلطان کردی دیگر بچہ  
 کو تئیں بچہ کام ہوں اور ہائی ایک خدمت بادشاہ کی کہتا اور دیکھ را سارے کو شش  
 باز و خوروی باری این تو را کہ گفت درویش را کہ چرا خدمت کنی تا از مشقت  
 باز کے کہتا ایک ہے تہ اس و تہ تہ کو کا فقیر کے تئیں کہ میں خدمت نہیں کرتا چو تو  
 صفت

بلی مرو آنکس از روی تحقیق کہ چون نشمر آیدش باطل نگویز حکایت































[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۴۰ فرشته نوری برآیند حق شمس بسیار در جوان بنیان آورند از هیاهای ایستای و بیخاکان بپا کلاه در آورند .  
۴۱ هیچ مدعی این جز منم و در اینجا آن آرد او را الهام شود و از خود کلامی در حق می آید که خود را در















کہ فلان در حق من بفساد کو ای دادہ ہفت گفت بصلاح من تحمل کن با منی  
کہ فلانی بی بیع حق میرے سات فساد کے گواہی دی جو کہ ساتھ نیکی کے اوکو نہ مر سنده کر  
تو نیکی روشن باشن با بیکال بہ تفصیل گفتن نیاید بجال بہ جو آہنگ بطل بود بہ  
تو نیکی چال رہ تو بد اندیشہ کہ بھلا ساتھ تفصیل کہ گناہ و طاعت جو آواز بر لب سے ہو درست  
کی از دست مطرب روکشمال حکایت کی را از مشایخ پر سید مدبرہ  
کہ پانہ گوئی سے کہا دو گوشمال ایک کزین شیون سے پوچھا کہ اصل بات  
تصوف چیست گفت ازین پیش طائفہ بودند در جہان بصوت پر آگندہ و  
تصوف کی کیا ہے کہا اس کے ایک کردہ تھے بیج جہاں کے بیج ظاہر برین درستی میں  
جمع و اکنون خلقی اند بظاہر جمع و باطن پر آگندہ و طوطہ جو ہر ساعت از کوسا  
جمع اور اب ایک خلق ہو بیج ظاہر کے جمع اور ساتھ دیکے پر تین جو ہر ساعت تجویج ایک  
رو و دل بہ نہائی اند صفائی نہینی و ورت مال جاہست نہ سے و تیار  
جا و دل بیج نہائی کے صفائی نہ دیکھ تو جو بھکوال اور مرتبہ ہو او کہیت اور سوداگر  
چو دل با خدا است خلوت نشینی حکایت یاد دارم کہ شبی در کاروانی شیب  
جو دل ساتھ خدا کے ہے خلوت کا بیٹھنے والا تو یاد کرتا ہوں کہ ایک ایک بیج ایک ایک نام  
رفقہ بودم و سحر بکنا ریشہ خفہ شوریدہ کہ دران سفر سمرہ بابو و سحر گاران  
چلاتا میں اور سحر بکنا ایک جنگل کی سیرا ایک نے کہ بیج او سن کر ساتھ سہارنا سحر بکنا  
ورہ پیامان گرفت و کنیز آرام نیا چون وز شد گفتش ان چه حالت بود  
اور را جنگل کی پکڑی اور ایک دم بہ آرام نہائی جون ہوا کہ میں او کو وہ کیا حالت تھی کہا  
باہلہ از دیدم کہ بنالش را آمدہ بودند از درخت کہ کبان زکوہ و نحو کان از آب ہما  
بلبلو کے تین دیکھا میں نے کہ بیج نادر کہ نے آئی بیج دوسو اور پھر برین پہاڑی و شیبہ کا وہ بیج  
از شیبہ اندیشہ کہ دم کہ ورت نیا شد ہمہ در بیج من غفلت کیا رہا باشد و طوطہ  
جنگل سے اندیشہ کیا میں کہ ورت نہ ہو کہ سب بیج کے میں بیج غفلت کے کہاں جائے

چند بیج نہ تھے  
کہ فلانی بی بیع حق میرے  
تو نیکی روشن باشن با بیکال  
تو نیکی چال رہ تو بد اندیشہ  
کی از دست مطرب روکشمال  
کہ پانہ گوئی سے کہا دو گوشمال  
تصوف چیست گفت ازین پیش  
تصوف کی کیا ہے کہا اس کے ایک  
جمع و اکنون خلقی اند بظاہر  
جمع اور اب ایک خلق ہو بیج  
رو و دل بہ نہائی اند صفائی  
جا و دل بیج نہائی کے صفائی  
چو دل با خدا است خلوت نشینی  
جو دل ساتھ خدا کے ہے خلوت  
رفقہ بودم و سحر بکنا ریشہ  
چلاتا میں اور سحر بکنا ایک  
ورہ پیامان گرفت و کنیز  
اور را جنگل کی پکڑی اور ایک  
باہلہ از دیدم کہ بنالش را  
بلبلو کے تین دیکھا میں نے  
از شیبہ اندیشہ کہ دم کہ  
جنگل سے اندیشہ کیا میں













حکایت یکی از پادشاهان عابدی پسید که عیالان داشت اوقات غیر  
 ایک ز بادشاہ چون ایک بدک تہن پوچھا کہ لڑکی بالی اور جودر کشتا دانت غریب  
 چون میگذازد گفت ہر شب مناجات و سحر و روعا و حاجات و ہمہ روز و شب  
 کیونکہ گذشتہ کہ تمام رات پنج مناجات کے اور سحر و روعا و حاجات و ہمہ روز و شب  
 اخراجات ملک مضمون شارت عابد معلوم کشت فرمود و اوچہ کفایت  
 فرزند دیکر بادشاہ کر تین مضمون شاپہ عابد کا معلوم ہوا تو یہ روز و شب او کے کر تین  
 وارند و بار عیال ز دل و بر خیر و مضمونی اسی گرفتار پائی بند عیال و دیگر  
 رکبین اور بد جہر لکون کا دل او کے سوا نگو اسی گرفتار پائی بند لکون کے  
 آزاد کی بند عیال و غم فرزند و نان جائد و قوت و بازت آرد و میر و ملک و  
 آزاد کی کامت ہاندہ خیال غم لکون و روزی اور کپڑی اور خوراک و ہر چہ لکون کے  
 ہمہ روز اتفاق بیسازم کہ شب یا جد اپر و از م و شب چو عقد نماز و بند  
 تمام روز اتفاق کرتا و غیر کہ گذشتہ خدائے موافقت کو نہیں رات کو جنت نماز کی باندہ  
 چو خورد و ماد و فرزندم حکایت یکی از تہجدان رہیشہ زندگانی کرد  
 خیال تا ہو کہ سچو کیا کیا و گیا و فرزند  
 و ہرک رختان خوردی بادشاهی حکم زیارت نزدیکی ہی گفت کہ  
 اور ہی در خون گمانا ایک شاہ ساتھ حکم زیارت کے نزدیک او کی گیا کہ اگر  
 مصاحت نبی بشہ از برای تو مقامی بیسازم کہ فراغ عبادت ازین  
 حاصل دیکنا جو پنج شہر کے واسطے ایک مقام ہوا وین کہ فرغت عبادت کی ہر آتش میر  
 و ہر و دیگر ان ہم ہرکات انفاش مستفید کردند و بیسالی اعمال شہادت  
 ہو کہ اور دوسری ساتھ برکت و مومن تہما کے فائدہ مند و دین و دہر ساتھ نیک عمل کیا  
 کنند ز اہر این سخن قبول نہاد و دریافت کی از وزیران گفتش پاس خاطر  
 کرین ہر کہ تہن بد است قبول نہا کے تہن ہر ایک ہا نے فرمود کہ او کو سچو گمانی خاطر

یہ ایک حکایت ہے  
 عیال و حاجات و سحر و روعا و حاجات و ہمہ روز و شب  
 کیونکہ گذشتہ کہ تمام رات پنج مناجات کے اور سحر و روعا و حاجات و ہمہ روز و شب  
 اخراجات ملک مضمون شارت عابد معلوم کشت فرمود و اوچہ کفایت  
 فرزند دیکر بادشاہ کر تین مضمون شاپہ عابد کا معلوم ہوا تو یہ روز و شب او کے کر تین  
 وارند و بار عیال ز دل و بر خیر و مضمونی اسی گرفتار پائی بند عیال و دیگر  
 رکبین اور بد جہر لکون کا دل او کے سوا نگو اسی گرفتار پائی بند لکون کے  
 آزاد کی بند عیال و غم فرزند و نان جائد و قوت و بازت آرد و میر و ملک و  
 آزاد کی کامت ہاندہ خیال غم لکون و روزی اور کپڑی اور خوراک و ہر چہ لکون کے  
 ہمہ روز اتفاق بیسازم کہ شب یا جد اپر و از م و شب چو عقد نماز و بند  
 تمام روز اتفاق کرتا و غیر کہ گذشتہ خدائے موافقت کو نہیں رات کو جنت نماز کی باندہ  
 چو خورد و ماد و فرزندم حکایت یکی از تہجدان رہیشہ زندگانی کرد  
 خیال تا ہو کہ سچو کیا کیا و گیا و فرزند  
 و ہرک رختان خوردی بادشاهی حکم زیارت نزدیکی ہی گفت کہ  
 اور ہی در خون گمانا ایک شاہ ساتھ حکم زیارت کے نزدیک او کی گیا کہ اگر  
 مصاحت نبی بشہ از برای تو مقامی بیسازم کہ فراغ عبادت ازین  
 حاصل دیکنا جو پنج شہر کے واسطے ایک مقام ہوا وین کہ فرغت عبادت کی ہر آتش میر  
 و ہر و دیگر ان ہم ہرکات انفاش مستفید کردند و بیسالی اعمال شہادت  
 ہو کہ اور دوسری ساتھ برکت و مومن تہما کے فائدہ مند و دین و دہر ساتھ نیک عمل کیا  
 کنند ز اہر این سخن قبول نہاد و دریافت کی از وزیران گفتش پاس خاطر  
 کرین ہر کہ تہن بد است قبول نہا کے تہن ہر ایک ہا نے فرمود کہ او کو سچو گمانی خاطر

ملک را روا باشد که در سره وزی شهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس  
 بادشاه که در سوگ ملک و تیرین پنج شهر که آوے نو اور کیفیت مکان کی حکایت کرے نو پس اگر  
 صفائی وقت غزوان از صحبت اعتبار کرد و بر باشد اختیار با او رده  
 صفائی وقت غزوان کی تین صحبت خیرین کے سے کوئی رنج ہوتے اعتبار باقی ہے نقل کرتے ہیں  
 کہ عابد و راد و بستان سری ملک و پیر و اختر صفائی لکشاکی وان اسکا  
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور خانہ بلخ بادشاہ کا واسطے اور سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو دلا گیا کہ اگر کوئی  
 چون بہشت شنوی گل شریع حاضر خان بنیشتن چورف محبوبا  
 مانتہ بیت کے گل سنخ اور کا مانتہ خضار مشرقون سنبلت اور کا مانتہ مشرقون  
 ہچمان از بنیت بر مجوز شیر ناخوردہ طفل و اینہو شہر قافین علیہ السلام  
 اوس طرح دہشت ہر پچلے جاوے کہ دودہ نہ پیدا کی کے لڑکے نے ایک اور خیرین و پیرانے  
 جتلا و عاقبت با الشیخ الاحقر و نا ملک حال کنیک ماہر وے پیش او  
 گل از حلق کیے ہیں او چتر سنی کی اک بادشاہ نو علی کی ایک شہی باہر و کی عابد کے  
 فرستاد کہ و فضل نیت شہر ازین مہ پارہ جانیوگر ملاک صورت  
 ہرے کہ تیرین اور کی ہے ایسے چاند کا گلا عابد کو فرستاد و تیرین کی صورت  
 ملا و شہر کی کہ بعد از دیدش صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 ملا کی ہی رہ کہ جو دیکھو اور کی صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 عقشب غلامی مع الجمال لطیف الاعدال و طعمہ خاک الناس و حلوہ عظمہ  
 بیچے اور کے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ملاک جو آدمی کرد او کار و دہی کے  
 و تھو ساقی نے و کلا کینتہ دید و دیدش گشتی میر ہچمان کز فر  
 اورہ ساتی جو دیکھتا ہی و تیرین پلا ہے دید و دیکھتے اور کے بہرے نو اسد و جیسے کہ فرات  
 مستعد عابد از طهارت ای از غزوان گرفت و کسوت های لطیف  
 بلند پرواز عابد کسوت ایوے کلا کینتہ کلا کینتہ کلا کینتہ

ملک را روا باشد که در سره وزی شهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس  
 بادشاه که در سوگ ملک و تیرین پنج شهر که آوے نو اور کیفیت مکان کی حکایت کرے نو پس اگر  
 صفائی وقت غزوان از صحبت اعتبار کرد و بر باشد اختیار با او رده  
 صفائی وقت غزوان کی تین صحبت خیرین کے سے کوئی رنج ہوتے اعتبار باقی ہے نقل کرتے ہیں  
 کہ عابد و راد و بستان سری ملک و پیر و اختر صفائی لکشاکی وان اسکا  
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور خانہ بلخ بادشاہ کا واسطے اور سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو دلا گیا کہ اگر کوئی  
 چون بہشت شنوی گل شریع حاضر خان بنیشتن چورف محبوبا  
 مانتہ بیت کے گل سنخ اور کا مانتہ خضار مشرقون سنبلت اور کا مانتہ مشرقون  
 ہچمان از بنیت بر مجوز شیر ناخوردہ طفل و اینہو شہر قافین علیہ السلام  
 اوس طرح دہشت ہر پچلے جاوے کہ دودہ نہ پیدا کی کے لڑکے نے ایک اور خیرین و پیرانے  
 جتلا و عاقبت با الشیخ الاحقر و نا ملک حال کنیک ماہر وے پیش او  
 گل از حلق کیے ہیں او چتر سنی کی اک بادشاہ نو علی کی ایک شہی باہر و کی عابد کے  
 فرستاد کہ و فضل نیت شہر ازین مہ پارہ جانیوگر ملاک صورت  
 ہرے کہ تیرین اور کی ہے ایسے چاند کا گلا عابد کو فرستاد و تیرین کی صورت  
 ملا و شہر کی کہ بعد از دیدش صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 ملا کی ہی رہ کہ جو دیکھو اور کی صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 عقشب غلامی مع الجمال لطیف الاعدال و طعمہ خاک الناس و حلوہ عظمہ  
 بیچے اور کے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ملاک جو آدمی کرد او کار و دہی کے  
 و تھو ساقی نے و کلا کینتہ دید و دیدش گشتی میر ہچمان کز فر  
 اورہ ساتی جو دیکھتا ہی و تیرین پلا ہے دید و دیکھتے اور کے بہرے نو اسد و جیسے کہ فرات  
 مستعد عابد از طهارت ای از غزوان گرفت و کسوت های لطیف  
 بلند پرواز عابد کسوت ایوے کلا کینتہ کلا کینتہ کلا کینتہ

ملک را روا باشد که در سره وزی شهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس  
 بادشاه که در سوگ ملک و تیرین پنج شهر که آوے نو اور کیفیت مکان کی حکایت کرے نو پس اگر  
 صفائی وقت غزوان از صحبت اعتبار کرد و بر باشد اختیار با او رده  
 صفائی وقت غزوان کی تین صحبت خیرین کے سے کوئی رنج ہوتے اعتبار باقی ہے نقل کرتے ہیں  
 کہ عابد و راد و بستان سری ملک و پیر و اختر صفائی لکشاکی وان اسکا  
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور خانہ بلخ بادشاہ کا واسطے اور سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو دلا گیا کہ اگر کوئی  
 چون بہشت شنوی گل شریع حاضر خان بنیشتن چورف محبوبا  
 مانتہ بیت کے گل سنخ اور کا مانتہ خضار مشرقون سنبلت اور کا مانتہ مشرقون  
 ہچمان از بنیت بر مجوز شیر ناخوردہ طفل و اینہو شہر قافین علیہ السلام  
 اوس طرح دہشت ہر پچلے جاوے کہ دودہ نہ پیدا کی کے لڑکے نے ایک اور خیرین و پیرانے  
 جتلا و عاقبت با الشیخ الاحقر و نا ملک حال کنیک ماہر وے پیش او  
 گل از حلق کیے ہیں او چتر سنی کی اک بادشاہ نو علی کی ایک شہی باہر و کی عابد کے  
 فرستاد کہ و فضل نیت شہر ازین مہ پارہ جانیوگر ملاک صورت  
 ہرے کہ تیرین اور کی ہے ایسے چاند کا گلا عابد کو فرستاد و تیرین کی صورت  
 ملا و شہر کی کہ بعد از دیدش صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 ملا کی ہی رہ کہ جو دیکھو اور کی صورت نہ بند و وجہ پارسیان از شکستی ہچمان  
 عقشب غلامی مع الجمال لطیف الاعدال و طعمہ خاک الناس و حلوہ عظمہ  
 بیچے اور کے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ملاک جو آدمی کرد او کار و دہی کے  
 و تھو ساقی نے و کلا کینتہ دید و دیدش گشتی میر ہچمان کز فر  
 اورہ ساتی جو دیکھتا ہی و تیرین پلا ہے دید و دیکھتے اور کے بہرے نو اسد و جیسے کہ فرات  
 مستعد عابد از طهارت ای از غزوان گرفت و کسوت های لطیف  
 بلند پرواز عابد کسوت ایوے کلا کینتہ کلا کینتہ کلا کینتہ

گلستان

پوشیدن و از فواکه و مشوم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیز نظر  
 بستن بگری و در شوهرات و در شایان بر غلام و کنیز جمال غلام و کنیز کی نظر  
 کردن و خرمندان گفته اند زلف خوبان ز بخیاری عقلست و دامن مرغ زیرک  
 کرنا و در دانا بودن سکه بے زلف خوب صورتی کی ز بخیاری عقل کی ہے اور جمال و بخت عقلند  
 بیت در سر و کار تو کرد و دم دل و دین با هر شانش مرغ زیرک تحقیقت تمام امور تو  
 هیچ سرا کام نری کی کیا بین دل و دین تمام عقل کے مرغ در تحقیقت بین آنگاه و بخت  
 و آنگاه بی عمل دولت و وقت مجموع بر دال آمد چنانچه گویند قطعه هر که هست  
 حال ای حاصل علم و دولت و وقت و طاعت کی او پر زوال کی آنی صیقا که گنیمتین جو کفری که ہے  
 از فقیه و پیر و مرید و ز زبان آوران پاک نفس چون بدنیای دون فرود آمد  
 عالم اور پیر اور پیر او و شام و ناک و دم سے جوت و بخت بدنیای کینی کے وار و ہوا  
 بحصل و بخت بدنیای کس بسیار و دیگر ملک بدین و غیبت کرد و عابد را و بدین و غیبت  
 چرخ شریکی با فتن بندگی کے بار و دوسری با شہادت و کینہ و کی غیبت کی عابدین کی کیا صورت  
 نخستین بکرید و سرخ و سپید بر آید و فریاد شہادت و پیر بالانش یا تکیہ دہ و غلام نری  
 نیلی سے ہوا اور سرخ و سپید آیا اور مرنا ہوا اور پیرستان کی عکس ماری اور غلام پریکی شہادت  
 بخود و طاعتی بر بالاکر و شہادت و طاعتی و مانی کرد و از هر دوری سخن گفتند تا  
 ساتھ بخت و طاعتی کی او پر سر کے کرنا او پر سلامت حال او کی کی خوشی کی اور ہر ایک مقدی سے بات کی تو  
 ملک با خجائیم گفت چنین کہ من این ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس نشا روی علمای  
 پادشاه فی ساتھ تو سخن کہ کیا کہین ان دونوں کو چون کہ تینوں سے ملتا ہوں کہ نہیں کہی نہیں ہر ایک  
 و دیگر ز باد و زیر فیلسوف چنانچہ حاذق کہ یا او بود گفت ای خداوندی تو  
 اور دو سخن نہ ہو دیگر وزیر چنان کہ کیا ہوا و اگر سب ہمارا کہ ساتھ او کی تاکا اسی صاحب تہذیب  
 شرط دوستی است کہ باہر و طائفہ کوئی کس علمای را زہدہ تا دیگر خوانند  
 شرط دوستی کی وہ ہے کہ شہادت ہر دونوں گروہ کی نیکی کرے تو ملایکی نہیں مذہبی تا دوسرے بڑھین

بخت و طاعتی کی او پر سر کے کرنا او پر سلامت حال او کی کی خوشی کی اور ہر ایک مقدی سے بات کی تو  
 ملک با خجائیم گفت چنین کہ من این ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس نشا روی علمای  
 پادشاه فی ساتھ تو سخن کہ کیا کہین ان دونوں کو چون کہ تینوں سے ملتا ہوں کہ نہیں کہی نہیں ہر ایک  
 و دیگر ز باد و زیر فیلسوف چنانچہ حاذق کہ یا او بود گفت ای خداوندی تو  
 اور دو سخن نہ ہو دیگر وزیر چنان کہ کیا ہوا و اگر سب ہمارا کہ ساتھ او کی تاکا اسی صاحب تہذیب  
 شرط دوستی است کہ باہر و طائفہ کوئی کس علمای را زہدہ تا دیگر خوانند  
 شرط دوستی کی وہ ہے کہ شہادت ہر دونوں گروہ کی نیکی کرے تو ملایکی نہیں مذہبی تا دوسرے بڑھین







در ویشان و ضرای پریشان ارادت است واقف را این شوخ دیده را صداقت  
 نقیرون اور ضیا پرستون سبک خواہش ہے اور فراس شوخ دیدہ کی تین دشمنی ہے  
 و انکار و حق بجانب اوست شہر ز اہد کہ درم گرفت و دینار ز اہد ترا زوی  
 اور انکار و حق طرف انگی ہے ناہی کہ روپے ہے اور کشندی نہادنیادہ اوس ہے  
 بدست از حکایت کی از علمای راسخ را پرسیدند چہ کوئی در زمان وقف  
 پنج اشہر کے لایک کہ عالم انہور سے پوچھا کیا کننا ہے تو بچہ رفتی خیرات  
 گفت اگر زبان از بہر جمعیت خاطر می شانہ جلاست و اگر جمع از بہر زبان  
 کا اگر رفتی واسطے جمعیت خاطر سکر لیتا ہے حلال ہے اور جو کجی سی واسطے مدلی  
 می نشیند حرام ہے بیت نشان از برای کنج عبادت گرفته اند صاحبان  
 بیتنا ہے حرام رفتی واسطے گوشت عبادت کہ اختیار کیا ہے صاحبان نے  
 کنج عبادت برای زبان حکایت و روشنی بقامی درآمد کہ صاحب آن  
 نہیں گوشت عبادت کا واسطے رفتی کے ایک فقیر بیک شام کی آیا کہ صاحب اوس  
 بقعہ کہ یکم انفس بود طاعت اہل فضل و صحبت او پر یک بیک و لطیفہ ہی گفتند  
 جگہ کانیک ذات تا ایک گروہ صاحب بندگی کا بچہ جہت او کی کہ پر کیا صحبت افاضت کہوتہ  
 و در ویشان بیان قطع کر وہ بود و ماندہ و چہری نمادہ کی ازان بیان بطریق  
 او فقیری را جنگل کی کاشت کی سنے اور مانہ ہوا او بیکہ نہا ایک شے اوس در میان بیادہ راہ  
 ظرافت گفت ترا ہم چہری بیادہ گفت گفت مرا چون دیگران فضل و اجبت  
 خوش می کی کہ باری تین ہی ایک چہ چاہا ہے کننا کننا چہ تین مانند سو کی زندگیاں اور ادبیاں  
 و چہری خواندہ ہم یک بیت ازین عت کنید بکمان بغیرت گفت بگو گفت  
 اور کہ نہیں ہر ایک بیت ایک بیت مجوسی قناعت کہ ہون نے سادہ رفت کہ کیا گو کہ  
 شمع در برابر شمع ہواں چو عزم بہرہ چاہہ زمان یاران نہایت عجز اور مدد  
 میں ہر گاہ باہر کی دہر جان بیک مانہ کوئی کی کہ تین پروردگار ہم نہ سادہ بیت یا چہری

الحق فصل صحبت  
 کہ دوست زبان با شکستہ است و  
 بہت نظر داشت عبادت و  
 ان وقت مضیعت و دوستی  
 دوستی با کجی و دوستی  
 ان وقت تحصیل دوستی و عبادت  
 پانی زان وقت خاطر ندان و عبادت  
 بود اندہ نہایکے کردہ کی چہ خیرات  
 نہاد جمعیت ہی کہ در ان زمان وقتہ  
 یک بیتنا ہے حرام رفتی واسطے  
 اختیار کردہ رفتی واسطے  
 اور ای کہ تین کی نہ عبادت کننا  
 بیان عبادت انوش ماندہ شکر بیادہ  
 اوس خود از ایشان بافتہ ان سبب  
 نزدیک کہ در انم بافتہ ان سبب  
 کہ انی کہ در انم بافتہ ان سبب  
 و دشمنی تو ہم بافتہ ان سبب  
 چہ اندازہ کی چہ دور و افت بافتہ  
 خاصہ خارادہ سنی

گلستان شریعہ  
 و سفر و پیش او گور و نذ صاحب دعوت گفت ای یار زبانی توقف کن کہ چار افر  
 اور در سخنان آگ اوکل لائے صاحب دعوت نے تمک ای یار ایک ساعت توقف کر کہ در سخنان  
 کو فتنہ پر یان ہمایا زند و در پیش سر بر آور و دینید و گفت شہر کو فتنہ بر سفر و من  
 کو فتنہ ہر ناکہ نہن فقیر سر بر آور اور ہما اور کول کو فتنہ ہر نذ و سخنان پر  
 سباش کو فتنہ رانان ہی کو فتنہ ست حکایت کردی گفت پیرا چکنم  
 ست و بسک کی تین مدتی کو فتنہ ہے ایک روز کہ ایک پیر کی تین کیا کو فتنہ  
 کو خلافت پر چ اندم از بسکہ زیارت من ہی آیند و اوقات مرا از تردد  
 کو فتنہ سے بچ رنج کے ہون میں از بسکہ واسطے زیارت بری کی آئی ہوں اور اوقات بری کی تین کیا کو فتنہ  
 ایشان تشویش میباش گفت انجہ درویشانہ مریشانہ را و ای بدہ و انجہ تو انکار  
 انکی ہی سچ ہوتا ہے کہا کوئی فقیر ہیں او کے تین فرض دسے او دہ کہ انکار  
 ازیشان چہی خواہ کہ دیگر کی گرد تو نگار و نہ میت کہ گد اپشیر و لشکر اسلام  
 اور سے کچھ سوال کر کہ دوسرا ایک زگر تری نہ بین جو سبک گفتی ہا الالہیہ الامام  
 کا فر از سیم توقع ہر و تا در چین حکایت فقہی پیرا گفت سچ ازین  
 کا فر و منت سوال کرنی سی جا ہی بین تکر کہ عالم کی باب کی تین کہ کچھ ان ہر  
 سخنان را و در پیش کا و در من از سبکند کہ کچھ ہی نیم مریشانہ را و اوقات گفتا  
 باتوں و دوزخ عالم کو تو ان دین و سچ بری انشیں کرنی ہیں ایہ کہم او یہ کہ تین یا تین ہر انکی تیر کا کلام  
 ترک دنیا پر دم آموزند خروشتن سیم و غلہ اندوزند عالمی را کہ گفت با تیر  
 شہزادہ کا تو سبکند کہ کچھ ہی آپ عالمی اور غلہ سچ کرتے ہیں جس عالم کی تین کہ قول ہدی ایہ کہ  
 ہر چہ کو بیکر اندر کس عالم انگس بود کہ چنکند نہ بگوید خلیق و خود خشد نہ بگوید خلیق و خود خشد  
 کو کہ نہ کوئی کسی میں عالم رہا ہدی کہ بد نہ کرے نہ کہ کسی سادہ خلق کی اور آپ مری  
 کا کہ انسانی و مسموم کہ گفت کہ میت عالم کہ کارنی و تن پروردی  
 کہ کہ ہم کو یہ کہ کہ کی کی اور بھلاقی پر ہم قانون ہی کہ عالم کہ مفسد ہی اور تن پروردی





ایک کایت سنو کہ در بند او  
 یہ بات سن کر چم نہ رہا اسکے  
 گفت با سکہ از طریق عقاب  
 کہا سپردی کی راہ غصے سے  
 منج خدمت مئی نیا سودم  
 چند ہی کی کہم نہ سہی ہو میں  
 نہ بیابان باو گرد و غبار  
 نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار  
 تو پر بند گان مہر و سہ  
 تو پاس ظلمت خواہد کی ہے نہ  
 بسفر پائی بند و سرگردان  
 بچ نہ فری کہیب اور سرگردان  
 ہر کہ ہو وہ گردن افرازو  
 جو کوئی کہ ہو وہ گردن بند کوسے

سایت پر وہ را خلا افسانہ  
 چندی اور پرہ کی تین ظلمت  
 من تو ہر دو خواہم تا شایم  
 میں تو نور ظلمت ایک تار نہ کہ میں  
 گاہ و چک گاہ و سرگرد و دم  
 وقت ہو وقت چم سفری ہوتا نہیں  
 قدم میں سبھی پشیمت  
 قدم میرا چم گشتن سے آگے ہو  
 با غلامان با سمن سونے  
 سادہ ظاہر میں کی ہو کی تو  
 گفت میں سرگردان ارم  
 کہ میں اور چم چم کہ کو نہیں  
 خوشنشین با گردن اندازو  
 اپنی تین گردن کی ہل کرادو

سایت از گرد راہ فرج رکاب  
 چندی کی گرد راہ فرج ہوا کی کر  
 بندہ بارگاہ سلطانیم  
 خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم  
 تو نہ سچ از مودہ نہ حصار  
 تو نہ نہ سچ از مایا ہے نہ قلعہ  
 پس چرا اوست تو بدشیرست  
 پس کس سہل ارم تیر سہل ارم ہے  
 من فتادہ بدست گردا  
 میں پڑا چم ارم سہل ارم کے  
 نہ چو تو سر بر آسمان دارم  
 نہ تیر تری مہر بر آسمان گردا  
**حکایت کی از صاحب**  
 ایک نے صاحب میں سے

تو رہا تانی را ویدیم برآمدہ و کت بردہ ان اناختہ گفت این اچہ حالت گفتند  
 ایک ایک کہ تین دیکھا غصہ میں کیا ہوا و کت او پر نہ کی و اسے ہلے کہا اسکی کیا حالت ہے کہ  
 فلان شام وادش گفت این فرقیہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سنہنی  
 فلان فی کالی ہی سہل و سکو کہا یہ کہینہ ہزار من کا ہر اہل سہل ہے اور طاقت کیا کہ  
 تھی آرو و طوطی لاف سرخلی و دعوی مروی بکوارہ عاجز نفس فرہ دایہ چہ مروی چہ ز  
 زیادہ کوئی نہ ہو سنی اور دعوی کا نامہ کا چہڑ عاجز نفس کہینہ کیا ہر ہے کیا عورت  
 گرت از دست برآید و پی شیرین کن مروی آن نیست کہ مشی زہنی برو منے  
 جزیری از ہے ہو سیکوئی نہ پیشا کر مروی نہیں کہ ایک گردن داری انوار ہر نہ کسی کے

سایت از گرد راہ فرج رکاب  
 چندی کی گرد راہ فرج ہوا کی کر  
 بندہ بارگاہ سلطانیم  
 خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم  
 تو نہ سچ از مودہ نہ حصار  
 تو نہ نہ سچ از مایا ہے نہ قلعہ  
 پس چرا اوست تو بدشیرست  
 پس کس سہل ارم تیر سہل ارم ہے  
 من فتادہ بدست گردا  
 میں پڑا چم ارم سہل ارم کے  
 نہ چو تو سر بر آسمان دارم  
 نہ تیر تری مہر بر آسمان گردا  
**حکایت کی از صاحب**  
 ایک نے صاحب میں سے  
 تو رہا تانی را ویدیم برآمدہ و کت بردہ ان اناختہ گفت این اچہ حالت گفتند  
 ایک ایک کہ تین دیکھا غصہ میں کیا ہوا و کت او پر نہ کی و اسے ہلے کہا اسکی کیا حالت ہے کہ  
 فلان شام وادش گفت این فرقیہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سنہنی  
 فلان فی کالی ہی سہل و سکو کہا یہ کہینہ ہزار من کا ہر اہل سہل ہے اور طاقت کیا کہ  
 تھی آرو و طوطی لاف سرخلی و دعوی مروی بکوارہ عاجز نفس فرہ دایہ چہ مروی چہ ز  
 زیادہ کوئی نہ ہو سنی اور دعوی کا نامہ کا چہڑ عاجز نفس کہینہ کیا ہر ہے کیا عورت  
 گرت از دست برآید و پی شیرین کن مروی آن نیست کہ مشی زہنی برو منے  
 جزیری از ہے ہو سیکوئی نہ پیشا کر مروی نہیں کہ ایک گردن داری انوار ہر نہ کسی کے







و بیکر برابریم و بقیامت بهتر نشاء الله تعالی منموی اگر کشور خدای کامرست  
اور سلاطین کی برابریم اوج قیامت بشتر اگر جا خدا برتر سنے اگر ایک ملک کا صاحب مقدر ہے  
و اگر درویش خا جہنم ناگست و دران ساعت کہ خواہند این آن مرد و خواہند از  
اور اگر فقیر خا جہنم روئی کا ہے پیر اور ساعت کی کیا بینے یہ اور مرد منہ  
جہان پیش از کفن برد و چورخت از مملکت برست خوی گدائی بہترست پاوشا  
چنان کہ دیدہ کفن سلیمان جو سبب پاوشای کا یاد با چاہے تو فقیر بہتر ہے پاوشای  
طریقت ظاہر و روشنی جامہ رندست و موی شروہ و تحقیق آن دل زنده  
خا بر فقری کا جا رہ گئی کا ہے اور بال مؤدی ہوئی اور ضیق او کی دل جتنا  
و نفس مردہ قطع نہ آنکہ بر دروغوی نشیند از خلق و اگر خلاف کنندش بیک  
اور نفس مراد ہوا نہ وہ کہ او پر ہر روز دیکھتے بیخ خلق سے اگر جو باک این کو واسطے لڑائی کہ  
بر خیر و کہ گز کہ وہ فرو غلطہ آسائی نہ عارفست کہ از راہ سنگ بر خیر و طریقت  
اوسے کہ چہا کہ بچے دہلی ایک منہ نہ عارف ہی کہ راہ پر سے اوسے رسد  
طریق درویشان گزشت و شکر و خدمت و طاعت و انیثار و قناعت و توحید  
فیقون کی ذکر کا خاضا کا جی اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور غیرت کرنا اور کم پیش  
و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ برین صفتا کہ فہم صفت تحقیق درویشست اگر  
اور نگاہ رکنا ای ہر اور نا اوست اگر کوئی باطن نگاہ رکنا یہ کیا ایچ کے فقیر ہے اور اگر  
در قیامت آتا ہر زہ کہ وہی نماز ہو اپرست ہوسن ان کہ روز باشت در بند شہت  
چہ فاک ہے لیکن جیوہ پر خالای نماز اور شہوت پرست اور صر کہ کیا اک اندک کچھ راتیک لاوی چکے تو بتر  
و شہما روز گز در خواب غفلت و بخور و ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان  
ہر آنکو کہ در خواب غفلت کی ہر او کا وہی جو چکے کہ سنے آدے ہر کے جو کہ اور زبان  
آید رندست و اگر در عبادت طبع ای در و نٹ بر بہر از تقوی کہ بر حق رہا دار  
ای رند ہے اور جو بچ گئی کی ہے ای دل نیز نگاہ بر گدی سے کہ با ہر جا کہ کا کہی



کے دوست کو یہ کہ بازوی زور نہ مانتے حاکم طاعی ولیک تا با بد بے ساند نام  
 اگر اپنے پیش کا ہنر کہ بازو سے قوت دار اندر حاکم طاعی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام  
 بلیندش بہ نیکوی مشہور بہ زکوۃ مال بندر کن کہ فضلہ رز را چو باغبان بہر بہر  
 بلیند و سرکاسانہ سنجے کے مشہور نکات مال کی باہر کہ برہی مشاخ انکور کی تین جہاں غیاں چہ زیادہ دگر

## باب سوم و فضیلت قناعت

دروازہ تیرا پنج بزرگے قناعت کے نعمت

حکایت خواہندہ مغربی در صفت بزازان حلب میگفت ای خداوندان  
 ایک سال کریرا از خود الہیم کاچہ باز کر اپنے دالون حلب کے کشا تہای صاحبون مال کے  
 اگر شمار انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی  
 اگر ہماری تین انصاف ہوتا اور ہمارے تین قناعت رسم سوال کی جہاں سے اوٹتے  
 قناعت اسی قناعت تو انکم کروان کہ و را می تو هیچ نعمت نیست +  
 ای قناعت دو ہند مجسم کہ کہ سہاری تیری کوئی دولت نہیں ہے  
 کچھ صبر اختیار قناعت + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست حکایت  
 گوشہ صبر کا اختیار قناعت کا سب سے جتن شخص کے تین صبر نہیں حکمت نہیں ہے  
 و دہمیرا وہ در صبر بودی عالم سوخت و دگر مال اند وخت عاقبتہ الامر کے  
 و دہمیرا وہ صبر کے تے ایک دن علم کیا وہ دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک ہوا صبر گفت  
 علامہ گشت و آن کہ غیر از صبر شد پس تو انکہ چشم تجارت و فقیہ نظر کردی و  
 مال ۱۰۰۰ اور وہ دوسرا دہمیرا کا ہوا کہ جس پر وہ مال کا دیکھتا تھا کہ حق چاہتی کی ہر عالم کی نظر کرتا تھا اور  
 میں سلطنت رسید و این بھجیان مسکت ہماند گفت ای برادر اگر نعمت ہمار  
 میں چہ سلطنت پر بھجیان اور وہ دہمیرا کا ہوا کہ جس پر وہ مال کا دیکھتا تھا کہ حق چاہتی کی ہر عالم کی نظر کرتا تھا اور  
 غرا بھجیان بھجیان فرست کہ یہاں پر بھجیان فقیہ یعنی علم و ترا میرا فرعون مان رسیدہ  
 ہاں کہ ایسا اور چہ زیادہ ہے کہ میرا بھجیان کی پانی میں یعنی علم اگر تیری تین میرا فرعون ناموں کے ہونے

انصاف و دان زانہ  
 و صدقات بہر از قناعت و کراست  
 و جب قناعت و صبر کا قناعت برانہ کرا  
 از قوت و کرا سوال است کرا  
 کان ہوا بلکہ کرا نہایت و تین کرا  
 مقام و کرا عا و سازہ و دان کرا  
 چہ لعلان کرا کرا قناعت چہ کرا  
 و عا کرا کرا کرا کرا کرا  
 و تین کرا کرا کرا کرا کرا  
 نصیب کرا کرا کرا کرا کرا  
 ما ایک ایک الہیم کرا کرا کرا



مستان

عرب بود کسی بنجر پیش وی نیاورد و معالجتی از وی درخواست پیش بنجر  
 نزدیک نماند و آنرا از پیش او فرستاد و او را یک علاج اوس سے بخانا  
 صلی اللہ علیہ وسلم آمد و حکم کرد کہ مرین بندہ را ب معالجتی اخصا بخند  
 درود و تسبیح او را بخواند و اگر گویا کہ خاص کر اس بندہ کی تسبیح و صلوات کرنی یا روضہ شریفی کے بیجا  
 و نیت کسی التفاتی نکرد تا خدیشی کہ بر بندہ معینست بجای آورد رسول علیہ السلام  
 بچ امت کر کسی فی مہربانی نہ کی تا و خدمت کہ او بر بندہ کی معینست بجالا دی رسول فی او بر آوردن سلام  
 گفت ای طایر ایضا طیرتی هست کہ تا اشتہا بخا نشود و خورد و هنوز اشتہا بانی بود کہ  
 کما اس کو در کی تسبیح ایک سہی کہ جب تک او تک ہو کہ غالب کر نیوالی نیست فی تسبیح و تسبیح او را  
 از طعام بدارید کہ گفت ایست موجب رستی زمین بود شیدت تنوی سخن کہ خدیم  
 کہانی کر کہ بہین حکیم کہ کما بچہ سبب تدریسی کار زمین است کہ چونی اور گویا بات او رفت کہ از تو  
 آغاز نہ بیا نیست سوی تو دراز نہ کہ گفتش مصلح از اید یا ز نا خوردش بجان آید  
 شروع بار دہنگی کا طرف تہمت کی دراز نہ کہ کہنی او کی سی مثل پیدا ہو دی یا کہانی او کی سی بجان کی او  
 از جرم گفتش آغاز نہ خوردش رستی آورد بار حکایت و سریت آورد و شہید بجان  
 ناجار حکمت او کی ہو دی کہنا کہنا او کہنا تدریسی لادی پہل  
 کہ حکیم پر بار پسیدہ کہ روزی چاہی طعام باید خوردن گفت صد و دم گفت کہ گفت ایست  
 کہ حکیم عرب کی تسبیح و چہ کہ ایک نہ کہ نہ بیا چاہی کہنا کہ صد و دم ہر روزن کہایت کہای کہ اوس کہنا  
 قوت و ہر کہ گفت ہذا القدر لہ لک و ما زاد علی ذلک فانت حاصل  
 قوت ہو دی کہنا اس قدر او سہا کیازی نیستن او ر بقدر کہ زیادہ کیا او چہ اس مقدار کہ پس تو او سہا نیوالا  
 یعنی از تہمت رازی میبارد و چہ برین زیادتی حال آنی سحر حرم و جان پر از تہمت  
 یعنی اس قدر تہمتین قایم بر کہنا ہی اور جو کہ او سہا کہنا زیادہ کری نو او سہا نیوالا و سہا کہ نو کہنا او چہ جان  
 و کہ کہ کہ نہت تو متفقہ کہ رشتن این بہ خوردن حکایت و خوردن حراسا  
 نہت کہ کہ کہ نہت تو متفقہ کہ رشتن این بہ خوردن حکایت و خوردن حراسا  
 نہت کہ کہ کہ نہت تو متفقہ کہ رشتن این بہ خوردن حکایت و خوردن حراسا

[illegible]



گر گلشن خوری شکایت زبان کن در زبان خشک ویر خوری گلشن بود حکایت  
 بر گلشن ساق شکفت کی گمادی تو نقصان کرد اور جو رونی خشک ویر کو گیا و سوسو گلشن بود و  
 رنجوری را گفتند دولت چیر سخاوت گفت انگه و لم چیری خواهر شمع معده چون گشت و شکم  
 ایک بیکر کو پیکر اول تیر کیا چاہتا ہے کما کہ دل میرا کہ نہیں چاہتا ہے معده جو پیکر ہوا اور شکم  
 و رو خواست بسو دندار و پیکر اسباب راست حکایت بقالی را دمی چند بر صوفیان  
 اور شافانہ فر کے تمام اسباب درست ایک کھڑی کی تین دم کنی اور پیکر  
 گرد آمدہ بود و در وسط ہر روز رطابیت کروی و خنمای یا خنوش تفتی و اسباب  
 قرض آتی تھی پنج شہر و طے کے ہر روز مانگتا تھا اور باقیں ساتہ سختی کے کتا اور بار  
 قنبت او خستہ خاطر ہی بود و در محل چارہ نبود صاحب دی در انیان گفت نفس با  
 بر زمین اور کی سی رنجیدہ طرہ جوتی سی اور رعایت کنی کو علاج دیتا ایک صاحب کچ اور در میان گمانش کچ  
 و معده و اولیٰ بطعام آسا طرہ است کہ بقال را بدرم و سطو ترک احسان اچہ اولیٰ تر  
 سادہ کہ یکی تسان زیادہ ہی کہ کھڑی کی تین ساتہ پیکر چوٹا احسان یکا بکرتنا و تیر  
 یا احتمال جنای بولبان بہمنای گوشت مرق کہ تھاضای زشت قصابان حکا  
 اسیان نظم مرانی سے چہ انور گوشت کے نہایت کہ تھاضی زبون قصابان کے سحر  
 چہ انوری را در جنگاں بر جوشی رسیدی گفت فلان باندگان نوشدارو در و اگر  
 اگر چہ انور کو چہ لڑائی تبار کی کہ نہ ہم ہوا کسی نے کما فلانا سوداگر نوشدارو رکنتی اگر  
 خواہی داشت کہ مرین نہ در و گویند باندگان نخل معروف بود کہ گرجای نانش اور خور  
 اکی تفتین کہ انور نہ کنی کہ نہیں کہ سوداگر سائہ نخل کی دیکھتا تھا جو کچہ چکر کی کی او کچہ زبون  
 بوی انقلاب تا قیامت روز روشن کش می در جهان چو انور گفت اگر دوا تو آج  
 ہوتا انقلاب قیامت کب نہ تھن کوئی نہ کیا چہ ہمان کے جو انور کی کیا اگر چہ چاہو نہیں  
 اور وہ پیکر ہوا اگر چہ شخت کند یا نکند باری خواہش تو و زہر کشہ است  
 اور چہ باندہ ہی ادا کر دے نہ کر یا کو نہ بہر صورت انگہ اس کے نہ تہا ہے

سلا  
 حکایت زبان شکایت زبان کن در زبان خشک ویر خوری گلشن بود حکایت  
 بر گلشن ساق شکفت کی گمادی تو نقصان کرد اور جو رونی خشک ویر کو گیا و سوسو گلشن بود و  
 رنجوری را گفتند دولت چیر سخاوت گفت انگه و لم چیری خواهر شمع معده چون گشت و شکم  
 ایک بیکر کو پیکر اول تیر کیا چاہتا ہے کما کہ دل میرا کہ نہیں چاہتا ہے معده جو پیکر ہوا اور شکم  
 و رو خواست بسو دندار و پیکر اسباب راست حکایت بقالی را دمی چند بر صوفیان  
 اور شافانہ فر کے تمام اسباب درست ایک کھڑی کی تین دم کنی اور پیکر  
 گرد آمدہ بود و در وسط ہر روز رطابیت کروی و خنمای یا خنوش تفتی و اسباب  
 قرض آتی تھی پنج شہر و طے کے ہر روز مانگتا تھا اور باقیں ساتہ سختی کے کتا اور بار  
 قنبت او خستہ خاطر ہی بود و در محل چارہ نبود صاحب دی در انیان گفت نفس با  
 بر زمین اور کی سی رنجیدہ طرہ جوتی سی اور رعایت کنی کو علاج دیتا ایک صاحب کچ اور در میان گمانش کچ  
 و معده و اولیٰ بطعام آسا طرہ است کہ بقال را بدرم و سطو ترک احسان اچہ اولیٰ تر  
 سادہ کہ یکی تسان زیادہ ہی کہ کھڑی کی تین ساتہ پیکر چوٹا احسان یکا بکرتنا و تیر  
 یا احتمال جنای بولبان بہمنای گوشت مرق کہ تھاضای زشت قصابان حکا  
 اسیان نظم مرانی سے چہ انور گوشت کے نہایت کہ تھاضی زبون قصابان کے سحر  
 چہ انوری را در جنگاں بر جوشی رسیدی گفت فلان باندگان نوشدارو در و اگر  
 اگر چہ انور کو چہ لڑائی تبار کی کہ نہ ہم ہوا کسی نے کما فلانا سوداگر نوشدارو رکنتی اگر  
 خواہی داشت کہ مرین نہ در و گویند باندگان نخل معروف بود کہ گرجای نانش اور خور  
 اکی تفتین کہ انور نہ کنی کہ نہیں کہ سوداگر سائہ نخل کی دیکھتا تھا جو کچہ چکر کی کی او کچہ زبون  
 بوی انقلاب تا قیامت روز روشن کش می در جهان چو انور گفت اگر دوا تو آج  
 ہوتا انقلاب قیامت کب نہ تھن کوئی نہ کیا چہ ہمان کے جو انور کی کیا اگر چہ چاہو نہیں  
 اور وہ پیکر ہوا اگر چہ شخت کند یا نکند باری خواہش تو و زہر کشہ است  
 اور چہ باندہ ہی ادا کر دے نہ کر یا کو نہ بہر صورت انگہ اس کے نہ تہا ہے



[illegible]

در کتب طبعی که از قریب سال  
 فیروزه و در کاران بنایت علوم نیستند  
 و چون نامرد می افتادند و حق او را  
 راجع به حکایت کلیات این علم

[illegible]



ہر کیان کا عمل اور خیر و شر و حسن و جمال طاعتی خیر و انصاف و ادا دہ کہ میں اور ا  
 جو کوئی کہ دینی کام اپنے سے کہو ہے۔ حالانکہ طاعتی کا یہ لیاوے۔ انصاف یا میں کی کہ میں اگر کہتے  
 بہت جو انہو میں بیش از خود و ہم حرکات ہوئی علیہ السلام و روشی سادہ  
 نکست اور جو انہو میں کی زیادہ دینی سے دیکھیں  
 از تجربہ کی برکت اندر شدہ گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدای عزوجل مرا کافی دہد  
 نظر نہ تو چہ برائے کیا گیا کہ ای موسیٰ دعا کن تا خدای عزوجل مرا کافی دہد  
 کہ از بیاضی بجان آسمانی دعا کرد و گرفت پس از چند روزیکہ باز آمد و سنا تھا  
 کہ بیاضی سے نہایت گیا تا بہر موسیٰ دعا کی اور کہا بیاضی چند روز کے پہر آیا دعا گئے سے  
 مرا وادید کہ قمار خانی را بہرہ برمی گرد آیدہ گفت این چه حالت گفتند خود  
 خام کہ موسیٰ دعا کی تا کہ از سر یک غلی ہو کہ موسیٰ دعا کی  
 و خبر دہ کہ وہ کسی را کشت اکنون قبضه خاص فرمودہ اند شمر کہ بہ مسکین اگر پرورد  
 اور دینی کی اور کسی کی نہیں اس لئے کہ یہ ہے  
 شمر گفت کہ جان برداشتی عمرو عاجز باشد کہ دست یابد بہر خیر و دوست جاوید  
 نسل چو پاک ہو جان سے او سنانے عاجز ہوئی کہ نہایت قوت کا باوی اوئی ماہر ہا نہ عاجزون کا  
 بر تابد کہ کہ **سَمِعْتُ اللَّهَ الرَّزَّاقَ يُعَذِّبُ الْعَبَادَ فِي ثَلَاثِ حَالٍ**  
 او شینے اور چونکہ وہ کہتا ہے کہ رزق کے تین حالتوں میں ہے کہ ہر تینہ خدا کے ہر  
**سَمِعْتُ اللَّهَ الرَّزَّاقَ يُعَذِّبُ الْعَبَادَ فِي ثَلَاثِ حَالٍ**  
 چہ زمین کے کہ زمین پنج اندیشہ طاعتی و الایہ سے تین ای خبر دہ کہ مال ہو تو پس کا شکی  
 رہا کی اسطرح چو جاہ آید و ہم و زش کیسی خواہد بضرورت ہر شش  
 کہ نہ جو مرتد کیا اور جانری اور خدا کو گردنی چاہی ستاد ضرورت کے سر و سکا  
 آن شیندی کہ غلاطون چہ گفت ۔ مہر جان بہ کہ نباشد پر شش  
 وہ نہای خوشنے کہ غلاطون نے کیا کہا چینی ہی ہر کہ نہ ہون پر او کے

[illegible]























[illegible][illegible]





خوش گرسنه خپ دلگش و ز چن چن غنما کہ بیان کروم اسی دہرہ ستر خوش  
 اپنی سے جو کاسہ دی باشاہ فرود کا ایسی تعریفیں کہ بیان کی میں نے اسی جیسے بی سدر کی جیبت  
 خاطر است و عید طبعش انکہ از خیالی بہر است بخیاں باطل جہان مرو  
 خاطر کا جو باعث خوش رنگانی کا دیرہ کہ ان سے ہے نصیب ساتہ میاں باطل کہ جہان میں جاو  
 ویکر شرم نام و نشان نشود و طوعہ کہ کہ اوس کہتی ہیں بزرگ و فیض صلی علیہ  
 ویکر کوئی ادسکانہ اور نشان ہے دھتھ کہ گردش بناک واسطے ٹہنی اوکی کی ادنی بزرگ

[illegible][illegible]

خلقی دوست و زبان بسیار  
 حصول آن فرموده است از آنست که  
 در آن نشاء در مطهر عکاسه شدنی باشد  
 و این را یکباره در آنست که  
 و چون در آنست که  
 و چون در آنست که  
 و چون در آنست که  
 و چون در آنست که

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰







از روزان خیر بود کار و انیان او بد لرزه بر اندام قنار و دل بیک نهاره  
 چو روی خندانک تماشا فای و او کی چنین بکسا کا پنسا او پر بدن کے پڑا اور دل او پر ہلاک کی کہ کیا  
 اندیشہ مدارید کہ درین میان کی منہم کہ تہ نہا پنجاہ مرد را جواب یکم و دیگر جوانان  
 اندیشہ نہ کو کچھ اس میان کی ایک بین ہرین کہ اکیسے بچاں دی کی تین بواب کون بین اور در  
 یاری کنند این گفت مردم کاروان بلاف او قومی ل شکر و پشیمانی  
 مد کن پیر کیا اور آواز نا ملی کی ساتھ گلندی اسکے کے پوری دانی اور ساتھ صحبت او کی کی  
 کرد و زبیر او آب شکر کی اجب نہ ہند جوان آتش معدہ بالا گرفت بود  
 کی اور کمانی اور پنے کی مدد و اجیلانی  
 و عثمان طاقت از دست رفتہ فقر خیزد از سرشتا تماثل و دوجند اب  
 اور باگ طاقت کی مایہ سی گئی رفتے کئے سید چونک کمانا کے اور ایک م کئے بانی پنج  
 شتر شامیاد و پور و نش بسیار امید نجفت پیر مرد جہانمید و ان کا و ان  
 سوار کی کی پانود بود و نہ او کی کی آرام کیا اور سوار ایک چور و جہان دیدہ پچ او کی کی کمانا  
 گفت کہ جماعت من ازین بزرگ شہا اندیشا کم بشیران زمان کہ از روزان چنانکہ  
 کہ ای گردہ بین اس ہر ہزاری سی اندیشہ کہ نہ والا جو نہیں زیادہ او سی کہ جو دوں جیسا کہ  
 حکایت کنند چو کی او سی چند گرد آید بود و نشب انشوشن لریان چان  
 افضل کر لریان بکتاب کی تین رم کتنی جیت آئی تھی اور رات کو کار و جہانمید و پور کی کی چان  
 تھی خفت کی برا از وستان بر خود خواند تا وحشت تنہا بدیدار و قومی  
 تین تہا تاک کی تین و ستر و شکر یک تہی لایا و وحشت تنہا کی بسبب ہزار کی کی  
 اندیشہ خیزد و صحبت او چندانکہ مرد ہماش قوت یافت و پیر و پیر  
 کرد رات کئی پنج صحبت او کی کی تہا تک کہ او بد و من او کی کی توف پانیک اور کیا اور سوار  
 باد او ان پیر و غریب گرامان جو مان کی گفت حال صحبت مکران ہماش  
 ہیکو و یکا غریب مذنی ہوئی اور شکر کسی نے کہا حال کیا ہے شکر لریان ہر کی کی تین

و چونکہ گفت کہ از روزان خیر بود کار و انیان او بد لرزه بر اندام قنار و دل بیک نهاره  
 چو روی خندانک تماشا فای و او کی چنین بکسا کا پنسا او پر بدن کے پڑا اور دل او پر ہلاک کی کہ کیا  
 اندیشہ مدارید کہ درین میان کی منہم کہ تہ نہا پنجاہ مرد را جواب یکم و دیگر جوانان  
 اندیشہ نہ کو کچھ اس میان کی ایک بین ہرین کہ اکیسے بچاں دی کی تین بواب کون بین اور در  
 یاری کنند این گفت مردم کاروان بلاف او قومی ل شکر و پشیمانی  
 مد کن پیر کیا اور آواز نا ملی کی ساتھ گلندی اسکے کے پوری دانی اور ساتھ صحبت او کی کی  
 کرد و زبیر او آب شکر کی اجب نہ ہند جوان آتش معدہ بالا گرفت بود  
 کی اور کمانی اور پنے کی مدد و اجیلانی  
 و عثمان طاقت از دست رفتہ فقر خیزد از سرشتا تماثل و دوجند اب  
 اور باگ طاقت کی مایہ سی گئی رفتے کئے سید چونک کمانا کے اور ایک م کئے بانی پنج  
 شتر شامیاد و پور و نش بسیار امید نجفت پیر مرد جہانمید و ان کا و ان  
 سوار کی کی پانود بود و نہ او کی کی آرام کیا اور سوار ایک چور و جہان دیدہ پچ او کی کی کمانا  
 گفت کہ جماعت من ازین بزرگ شہا اندیشا کم بشیران زمان کہ از روزان چنانکہ  
 کہ ای گردہ بین اس ہر ہزاری سی اندیشہ کہ نہ والا جو نہیں زیادہ او سی کہ جو دوں جیسا کہ  
 حکایت کنند چو کی او سی چند گرد آید بود و نشب انشوشن لریان چان  
 افضل کر لریان بکتاب کی تین رم کتنی جیت آئی تھی اور رات کو کار و جہانمید و پور کی کی چان  
 تھی خفت کی برا از وستان بر خود خواند تا وحشت تنہا بدیدار و قومی  
 تین تہا تاک کی تین و ستر و شکر یک تہی لایا و وحشت تنہا کی بسبب ہزار کی کی  
 اندیشہ خیزد و صحبت او چندانکہ مرد ہماش قوت یافت و پیر و پیر  
 کرد رات کئی پنج صحبت او کی کی تہا تک کہ او بد و من او کی کی توف پانیک اور کیا اور سوار  
 باد او ان پیر و غریب گرامان جو مان کی گفت حال صحبت مکران ہماش  
 ہیکو و یکا غریب مذنی ہوئی اور شکر کسی نے کہا حال کیا ہے شکر لریان ہر کی کی تین







گرا نما چو بنگ + آسیا زیرین شترک نیست لاجرم تحمل با بکران میکند چه خورد  
 بهای تیس کاچ اندک + بکے کاچ کاچ کاچ خاوه خواہ برداشت بوم بیدی کی کرنا ہے کہا کد  
 شیر شتر زہ در بن خار + باز افتاده راجہ قوت بود + گرتو در خانہ صید خواہی کرد  
 شربت چو عمار کے باز خانہ کے تین کیا خوراک ہو دسا اگر تیرے گرسے شکار چاہے کرنا  
 دست و پا پیت چو عینکوت بود + پد گرفت پیر اندر ادیرین بیت فلک یاوی  
 تاتہ اور بانون تری اندر گلی ہو دین بسا لڑو کشین کتیری تین بیچ اس زبوت کی آسمان  
 کرد و اقبال ریریری صاحب ولتی تیور سید و بر تو بنشاید و کس حالت رابعد  
 کی اور اقبال فی راہ لیوانا کہ صاحب لست طرف چو پوچھا اور او بر تیر و رحم کیا او کشین کی تیر کی راتہ برانی  
 خبر کو چنین اتفاق نادر افتد و بر یاد رحمت توان کرد سیت صیاد نہ سر اسفالی  
 چڑناک ایسا اتفاق اور بر تیر ہی اور اریناد کے حکم لکھ کرنا شکاری نہ بر یاد رکھ کرنا  
 باشد کہ کی روز بنگیش خبر د + چنانکہ کی زلوک پارس انگینی گرانمایہ در انگشتر  
 ہودی کا ایکو شیر او سکوپا ڈالی ایسا ایک و شاپوچ پارس کے تین ایک گیدہ شین قیمت لکھی  
 باری حکم فتح بانی چند خاصان بعد ملائی شیر از بیرون فت فرمود انگشتری  
 تھا کیا رسا حکم غشی کسان تین کنون کے خاں کوں بیچ عید گاہ شیلز کی باریک فرما بانو انگریزی کے  
 رابر گنبد عصفہ نصب کردند تاہر کہ تیر از حلقہ انگشتری بگذراند خام اور ابا باشد اتفاقا  
 تین و بر گنبد عصفہ کے لکھایا توجو کوئی کہ تیر حلقہ انگریزی سے گذرانی انگریزی و کی تین ہو اتفاقا  
 چار صد حکم انداز کرد و خدمت او بود و حلقہ خطا کردند کہ کوئی کہ بر جام باطلی بچہ پیر  
 چار سو تیر انداز کرد و خدمت او کوئے شہر خطاک گرا ایک کا کا دیر کوئی ایک لڑو کو ساتہ کیوں  
 می از خدمت باد صبا تیر اور از حلقہ انگشتری بگذراند خلعت خلعت یافت حاتم بوی  
 واکن تہا پیر وانی ز تیر او سکے کہ تین جلنی انگریزی سو گذرانا خلعت و نیست پادشاہ زرد و انگریزی  
 ارزانی داشت و ردہ اند کہ پیر و کمان را بسوخت گفتند چرا پیر کی گفت رفت  
 بختار کمی کہ تیر کرنا ز تیر و کمان کے تین جلیاں کسے ایسا کیا توں کہا توں

شیر زہ در بن خار  
 شترک نیست لاجرم تحمل  
 بکے کاچ کاچ کاچ  
 باز خانہ کے تین  
 پیر اندر ادیرین  
 کتیری تین بیچ  
 تیر کی راتہ  
 پارس کے تین  
 شکاری نہ بر یاد  
 گرانمایہ در انگشتر  
 ایک گیدہ شین  
 بعد ملائی شیر  
 شیلز کی باریک  
 انگشتری بگذراند  
 حاتم بوی  
 پادشاہ زرد  
 پیر کی گفت  
 کمان را بسوخت  
 گفتند چرا  
 پیر کی گفت  
 کمان را بسوخت  
 گفتند چرا

گفتن آن جناب  
 شخصین بر جای ماند و طبعی که بود که حکیم روشن ای + بر نیاید درست بدست  
 بیدار بود حکیم کے ہے کہ ہو کہ حکیم روشن عقل سے نہیں آتی ہی رست ایک  
 کا وہ باشد کہ کوک مادان + بعلط بر بدت زندی **حرکات روشنی شنیدیم**  
 کہے ہرناج کہ ایک کانی شور غلطی سوا بر نشانی کے ماری ایک تیر ایک فکر کی بین  
 کہ بیداری درشتہ بود و در بروی از جهان بستہ و ملوک اختیار آتش ہم بہت  
 کہ ہر ایک را کی بیانا اور روزانہ اور ہر منہ کی جہان بند کیا اور پادشاہوں و زواران کی بین  
 شوکت بہت ماندہ و طبعی کہ بر خود و سوال کشا و تا میر نیاز من بود  
 جس شخص اور پادشاہ و روزانہ ملوک نامرگ ضایع ہوگا  
 اور گوارا و پادشاہی کن + گردن پی طبع بلند بود و یکی از ملوک فطرت اشارت کرد  
 حرص کو چہ و اور پادشاہی کر گردن طبع کے بلند ہوگا ایک فی پادشاہوں و ملوک کو اشارت کیا  
 کہ توقع کہ ہم او خلاق مراد جنین تک کی بابا بنان تخت اخفت گفتہ شیخ  
 کو امید رہا کہ اور اخلاق روئے ایسی ہی کہ ایک تہہ ساتھ ہماری روئے اور ملک کے نفوذ کر رہا شیخ  
 رضا و حکیم آنگاہ بابت دعوت نشست دیگر روز ملک گفت رفتہ و نشست خاہد  
 راہی ہوا حکیم اساتذہ کی قبول کرنا دعوت کا حکم ہمہ روز پادشاہ و ملوک کے پادشاہ کو دیا  
 و ملک و کرنا گرفت و ماطت کرد و شاہ گفت چون شایب شیدی از جماعت پرست  
 اور پادشاہ کو گردن لیا اور ملوک کی اور پادشاہ کی جو غائب ایک نے جماعت پرست چاہا  
 شیخ را کہ چندین ملاطفت مرو کہ پادشاہ کہ وہی حالات ثابت بود و دیگر پادشاہ  
 شیخ کو کہ لے مرانی کے دن کہ ساتھ پادشاہ کی نے غلاف ملات نہی اور دوسرے پادشاہ کو  
 شنیدنی تکہ کی از صاحبان گفتہ است **فروہر کہ را بر شماطہ نشستی**  
 رضا و در وقت ایک از صاحبان کہ ہے جس کسی کے تہن و فرخ خانی بیٹے تو  
 واجب پندختن خاست **شنوی** گوشہ اندک ہمہ عمر و نشو و آواز و چنگ و نی  
 واجب یا چہ خدمت او کی کر دینا کان سکئی ہن کہ نام ہمہ سخن آواز و آواز چنگ و نی

کے ہرناج کہ ایک کانی شور غلطی سوا بر نشانی کے ماری ایک تیر ایک فکر کی بین  
 کہ بیداری درشتہ بود و در بروی از جهان بستہ و ملوک اختیار آتش ہم بہت  
 کہ ہر ایک را کی بیانا اور روزانہ اور ہر منہ کی جہان بند کیا اور پادشاہوں و زواران کی بین  
 شوکت بہت ماندہ و طبعی کہ بر خود و سوال کشا و تا میر نیاز من بود  
 جس شخص اور پادشاہ و روزانہ ملوک نامرگ ضایع ہوگا  
 اور گوارا و پادشاہی کن + گردن پی طبع بلند بود و یکی از ملوک فطرت اشارت کرد  
 حرص کو چہ و اور پادشاہی کر گردن طبع کے بلند ہوگا ایک فی پادشاہوں و ملوک کو اشارت کیا  
 کہ توقع کہ ہم او خلاق مراد جنین تک کی بابا بنان تخت اخفت گفتہ شیخ  
 کو امید رہا کہ اور اخلاق روئے ایسی ہی کہ ایک تہہ ساتھ ہماری روئے اور ملک کے نفوذ کر رہا شیخ  
 رضا و حکیم آنگاہ بابت دعوت نشست دیگر روز ملک گفت رفتہ و نشست خاہد  
 راہی ہوا حکیم اساتذہ کی قبول کرنا دعوت کا حکم ہمہ روز پادشاہ و ملوک کے پادشاہ کو دیا  
 و ملک و کرنا گرفت و ماطت کرد و شاہ گفت چون شایب شیدی از جماعت پرست  
 اور پادشاہ کو گردن لیا اور ملوک کی اور پادشاہ کی جو غائب ایک نے جماعت پرست چاہا  
 شیخ را کہ چندین ملاطفت مرو کہ پادشاہ کہ وہی حالات ثابت بود و دیگر پادشاہ  
 شیخ کو کہ لے مرانی کے دن کہ ساتھ پادشاہ کی نے غلاف ملات نہی اور دوسرے پادشاہ کو  
 شنیدنی تکہ کی از صاحبان گفتہ است فروہر کہ را بر شماطہ نشستی  
 رضا و در وقت ایک از صاحبان کہ ہے جس کسی کے تہن و فرخ خانی بیٹے تو  
 واجب پندختن خاست شنوی گوشہ اندک ہمہ عمر و نشو و آواز و چنگ و نی  
 واجب یا چہ خدمت او کی کر دینا کان سکئی ہن کہ نام ہمہ سخن آواز و آواز چنگ و نی

ب

<p>درد و تنگی و ناله و آوازی مانع          از روی منبر کردن قاضی عالمی سے          خواب روان کرد و حجر زیر سر          خواب سبک کرد تا نمر سینه سے</p>	<p>بل کل و نسیمین لبر کرد و درج          بفرخ اول و برین کرد و آقا بودار          و رند بود و لبر نمونو آیش          اور جو منووی و لبر نمونو آیش</p>	<p>گویند و بالش گفت و پر          جو منووی نگید جبرامو لبر سے          دست توان کرد و خوشی          یانہ سیکہ کراچی بھل اپنے سے</p>
--	---	---

گویم ولیکن برابر فائده این مطلع گردانی که صلاحت در زمان دشمن چسبست گفت  
 مگویم ولیکن چایو کوبی تیرا و بر فائدی اسکی کی خبری از که صلاحت بیچ پرشید و رکنی کی کیا به کی  
 نامصیبت و نشود یکی نقصان مایه دوم شحات همسایه شهر کو انده خوش  
 توصیف و درون <sup>۱</sup> ایک نقصان مال کا اور دوسرے طغیانی ممالک کی مت کہ عیب پانیا  
 دشمنان و که لاجول گویند شادی کنان حکایت جو آخر و مندا از فصول  
 دشمنان کے کہ لاجول کہیں دشمنی کرنے سے پہلے ایک جوان اشدمن فزون فیصلیون  
 خطی افرواشت و طبعی و چنانکہ در محافل و دشمنان نشستی زبان سخن  
 نصیب بہت رکھتا اور طبعیت نفرت کرنی والی جیسا کہ بیچ مجلس عالموں کے بیٹنا زبان بات کی  
 پرستی باری پرورش گفت اسی پس تو نیز از خیمه دانی گویئی گفت سرگم از انچه مذم  
 بند کرنا یکبار با پی ایسکہ کہ ای ترکا تو ہی جو کہ جانشین تو کہ کہ ادا نامہ نہیں اس چیز کہ گناہ  
 پسند نہ مساری ہم قطعہ آن شنید کہ صدونی میگوید از تعلیمش بش نمی چن  
 بر چنین شہر زندگی بھاؤ نہیں دشمنان کی کہ ایک صدی ٹوٹتا نہ بیچی جزینہ اپنی کو نہیں کھڑا  
 شنیدنش گفت عشقی کہ کیا فعل ستروم بند و نگفتہ ندارد کسی تو کار و ولیکن  
 آستین و سکی کہیں یک پیچہ کر آؤنیل بیل سیر کی بازہ نہ کہ ہر سہ کی کوئی سادہ بڑی کام انکھ  
 چو گفتی لپاش بیار حکایت عالمی متیرا سنا طرہ و فدا بائی از ملاحظہ کنہ ہم  
 بر کنائی دلیل وکی کہ ایک عالم متیر کے تیرا لائی ہے سادہ ایک کو کار و فوٹ کر  
 اللہ علی حد و حکمت او بر نیادہ سپر بنداخت و پشت کسی گفت ترا با چند  
 اہل و عیال کے ایک کچر اور محبت میں اس سے سجدہ نواؤ ہاں و لکری او پر کسی کہ سچہ سادہ  
 فصل او کے داری با سیدنی حبت نما نہ گفت علم من زوالت حدیث و  
 فضیلت او اور سچ کہ کہتا ہی تو سادہ ایک پیر کی دلیل نہ ہی کی حکم میرا سچ زبان کوئی و شہر کوئی  
 مشایخ و او بر نیما معتقد نیست نہ شہر و ورا شنیدن کہرا و سچہ کار آید بہت  
 بنہ گون کی اور وہ سادہ ان باتوں کی معتقد نہیں جو اور نہیں سنا جو اور سیدنی تیرا سنا کہرا و سکی کا گل

کھا کرانی تیرا نہیں  
 میدان و پر سادہ  
 جواب اس وقت  
 بیخ و بوم جس طرح  
 شیکہ اعتقاد نہیں  
 جی  
 نہ شہر زندگی بھاؤ نہیں  
 نہ شہر زندگی بھاؤ نہیں  
 نہ شہر زندگی بھاؤ نہیں

انکس لعل لعل آن و خیر و نوری است آنست جوابش که جوابش ندی حکایت

و نهی که سادات قرآن و حدیث کی او کی بگوئی تو و دهی جواب او سکا که جواب او سکو نهی تو  
جالیوس ایسی را دید دوست و گریبان داشتندی نزد و سحر متی بهی که گفت اگر  
جالیوس حکیم کی یک من کی تین یکا ماته پنج گریبان ایک انکس لعل لعل آن و خیر و نوری است آنست جوابش که جوابش ندی حکایت

این و انابودی کار او بنا و نمان بدینجا نرسیدی ششوی و واصل نباشدین

به دانا و دانا نوبت او کی سادات احفون کی بیانکست بهی بگوئی

نه دانا کی تنبیر و با سبکسار اگر نادان بوشت سخت گوید خرومندش شمس و دل بچو

نه کوئی دانا را سبکسار کی بر نادان و شمس سخت کمی

و و صاحب دل نگذارند سوتی بهیدون کشش ارزم خوبی و و گریه و و شمس و صاحب دل

و و صاحب دل نگذارند سوتی بهیدون کشش ارزم خوبی و و گریه و و شمس و صاحب دل

اگر زنجیر باشد گیسلا نند کی را زشت خونی و او و شمس و تحمل کرد و گفت ایسی بنیاد جام

هر زنجیر و دی تو بن ایک کی تین ایک خونی گالی دی بر دشت کی او کی ایسی بنیاد

تبر زانم که خواهی گفت آنی که و انم عیب من من انی حکایت شمعان

بر زانم که خواهی گفت آنی که و انم عیب من من انی حکایت شمعان

و اصل او و فصاحت کی نظیر نهاده اند حکم آنکه سالی بسره جمعی سخن گفتی که نظری مرکز کرد و

و اصل کی تین هیچ فصاحت کی نظیر نهاده اند حکم آنکه سالی بسره جمعی سخن گفتی که نظری مرکز کرد و

جهان اتفاق افتادی عبارت دیگر گفتی و از جمله ادب مای حضرت ملاک کی است

او کی اتفاق افتاد عبارت دیگر گفتی و از جمله ادب مای حضرت ملاک کی است

سخن گریه و لبش شیرین بود و از او تصدیق و تحسین بود و چه یکبار گفتی مگو با پس

بان اگر چه و لبش او شیرین بود و از او تصدیق و تحسین بود و چه یکبار گفتی مگو با پس

که حلو او یکبار خورد و لبش حکایت کی را از حکما شنیدم که مسکفت هر گشتی بخور

که حلو او یکبار خورد و لبش حکایت کی را از حکما شنیدم که مسکفت هر گشتی بخور

و نهی که سادات قرآن و حدیث کی او کی بگوئی تو و دهی جواب او سکا که جواب او سکو نهی تو  
جالیوس ایسی را دید دوست و گریبان داشتندی نزد و سحر متی بهی که گفت اگر  
جالیوس حکیم کی یک من کی تین یکا ماته پنج گریبان ایک انکس لعل لعل آن و خیر و نوری است آنست جوابش که جوابش ندی حکایت  
این و انابودی کار او بنا و نمان بدینجا نرسیدی ششوی و واصل نباشدین  
به دانا و دانا نوبت او کی سادات احفون کی بیانکست بهی بگوئی  
نه دانا کی تنبیر و با سبکسار اگر نادان بوشت سخت گوید خرومندش شمس و دل بچو  
نه کوئی دانا را سبکسار کی بر نادان و شمس سخت کمی  
و و صاحب دل نگذارند سوتی بهیدون کشش ارزم خوبی و و گریه و و شمس و صاحب دل  
و و صاحب دل نگذارند سوتی بهیدون کشش ارزم خوبی و و گریه و و شمس و صاحب دل  
اگر زنجیر باشد گیسلا نند کی را زشت خونی و او و شمس و تحمل کرد و گفت ایسی بنیاد جام  
هر زنجیر و دی تو بن ایک کی تین ایک خونی گالی دی بر دشت کی او کی ایسی بنیاد  
تبر زانم که خواهی گفت آنی که و انم عیب من من انی حکایت شمعان  
بر زانم که خواهی گفت آنی که و انم عیب من من انی حکایت شمعان  
و اصل او و فصاحت کی نظیر نهاده اند حکم آنکه سالی بسره جمعی سخن گفتی که نظری مرکز کرد و  
و اصل کی تین هیچ فصاحت کی نظیر نهاده اند حکم آنکه سالی بسره جمعی سخن گفتی که نظری مرکز کرد و  
جهان اتفاق افتادی عبارت دیگر گفتی و از جمله ادب مای حضرت ملاک کی است  
او کی اتفاق افتاد عبارت دیگر گفتی و از جمله ادب مای حضرت ملاک کی است  
سخن گریه و لبش شیرین بود و از او تصدیق و تحسین بود و چه یکبار گفتی مگو با پس  
بان اگر چه و لبش او شیرین بود و از او تصدیق و تحسین بود و چه یکبار گفتی مگو با پس  
که حلو او یکبار خورد و لبش حکایت کی را از حکما شنیدم که مسکفت هر گشتی بخور  
که حلو او یکبار خورد و لبش حکایت کی را از حکما شنیدم که مسکفت هر گشتی بخور











انسانیت سے آغوش دہانی اور دردی و شہد ح نور احمد اجرائی ۱۲

جو اندوین سبیر را مود نامند قدیم کہ سہرکی از نشان رانچ وینا مرتب دستہ ام  
 جوان خاص کہ اس سجد کی تین ہونے میں کہ ہر ایک کی تین ہونے میں پنج ہزار وینہ مقرر کیا سب میں سے  
 تراود دینا رسید ہم تاجا می دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذر  
 و سیر تین میں ہزار دینا ہون میں چکچک و سر جا و تلو اور پاشی کو اتفاق ہوا پھر ایک ت کو پنج ایک کے  
 پیش امیر باز آمد و گفت انجملہ اندوین میں حیف کردی کہ بدہ دینا از ان بقدر امیرین  
 آگے ایسے پہنچا کہ اسی صفا و سپید غلام کیاونی کہ سادہ دینا کے اس جگہ و محلہ بابر کا تو  
 کہ ازینجا اگر رفتہ ام سبست دینا رسید ہند کہ جامی گیر و دم قبول نمیکند امیر از خندہ بیہوش  
 کہ اس جگہ کہ گلیا ہون میں دینا جو میں کہ جگہ و سر جا دین فیصلہ میں کہ ہون میں امیر سے پہنچ  
 گشت و چیزی دیگر فرمود و گفت ز ہزار تانستانی کہ یہ پتجا دینا رضی کردند  
 ہوا اور باب چار و روانی اور کہ اگر ہرگز نہ ہوئی تو کہ ساتھ پاس و نند کے رضی ہون  
 پیشہ کس نخر آشد نہ کہ نارا گل + چنانکہ ہانک شست تو نخر آشد دل حکما  
 سادہ پس کی کوئی نہ چھپانہ تہے • • • • • ہیا کہ آواز سخت تر سے چلتے سے دل  
 ناخوش وازی بینا ہانک و آن خواند می جلدی رسو و ہر جگہ شست گفت ترا شای  
 ایک خوش آواز سادہ آواز بلند کی و آن پڑینا ایک عبدل ایک ل و سپہ کو گزرا اور کہ تین ہند کہ  
 گفت پنج گفت پس میں حمت بخود چو رسید ہی گفت از ہر خدا منگو گم گفت از ہر  
 کہ کہ ہون کہ بس پنج اپنی تین کس کو ریا تو کو واسطہ خدا کہ پڑینا ہون کہ واسطہ خدا کے  
 دیگر خوان نہیست کہ تو قرآن میں نہ خط خوانی + ہری ر و فون مسلمان باب  
 ست ہند اگر تو قرآن سادہ اس طرح کی پڑینا گزرا ہوا پھر از ر و فون مسلمان کی باب  
 پنجم در عشق و جوانی حکایت حسن منیدہ از گفتہ سلطان محمد  
 با جوان پنج عشق و جوانی کے حسن منیدی کی تین کہ کہ سلطان محمد کہنے ایک  
 بندہ صاحب چال اور کہ سہرکی بلع ہائی انچک پینہ افتادہ کہ با سہرکی بلع ہائی  
 صاحب جمال کہتا ہے کہ ہر ایک ہا و جہان کی میں کسطح پڑا کہ کہ سادہ کسی کو توں و ایک

[illegible]

[illegible]



[illegible][illegible]





























حال اباشند ترا نشانی پیش حکایت قاضی بهمان را حکایت گفتند که باطلینند  
 حال باطلین را در پیشگاه آسکے قاضی بهمان کرتیں حکایت کرتے ہیں کہ سادہ و بلند کہ  
 پسری سرخ ریش بود و فعل و فعلش در کش و در گاری و طلبش تنگ و تنگ بود و بویان  
 بیشک کے نقشے میں ڈاؤنٹل اوں کو کلچنگ کے ایک نابوچ طلبہ کو کے بخیدہ تھا اور وہ بویان  
 و مضر و جویان و چرب و تہ گویان و لطم و چشم من آن و آن چشمی سر بلند و بر بود و  
 اما میر و راد و ہوا و شے و ملا و موافق حال کے کہنے و ملا پنج انگہ میر کے آباوہ سہی سر بلند و گیا دل  
 و دوست و درمی فکندہ اینجہ بدو شوخ و میسر و دل بکندہ و خواہی کہ کہیں دل نہ ہی و بدو  
 و تہ سواد و پنجہ باون کے ڈالا یہ بدو شوخ لیا با سب دل بچ کن کے جاسے تو کہ سیکو دل نہ تو بدو  
 بہ بند و شنیدم کہ در گدزی پیش قاضی باز آمد برخی از ان متقا لیکہ پیش رسید و زان  
 بانہ سخا پنے کہ بچ راہ کر کے قاضی کے پیر آیتہ اوس گفتگو غریب کان اوں کو کہ پتیا چھا اوزیاد  
 او وصف بر نمید و شناسم بی تھا ادا و ان گرفت و سقط گفتن و سنگ بروشت  
 تعریف سے بر بخیدہ ہو کے گالیان نے تھا ادا دینا شریعت کی اور پیوہہ کہنا اور بہتر اوٹھایا  
 و بچ از چیرستی گذشت قاضی کی را گفت از علمای معتبر کہ مہمان او بود و شیت  
 او کہچہ نے غرت سے چھوڑا قاضی نے اپک کے تین کہما کا لون معتبر سے کہ ساتھ اوں کی تا  
 ان شانہ ہی خوشم گرفت و پیش و آن عقدہ برابر و بی ترش شیرینش خنوب  
 وہ معشوقانہ پن اور غصہ کچا و کچلا و سکا اور وہ گراہ اور پر او ترش کر بیٹی اوں کی مارا  
 حبیب بیگ بیت از دست توشت بروان خوردن خوشتر کہ بیت  
 دست کا بھائی خرمی اور وزیر کرمی آیتیری سو گھونسا اور پرنے کے کہانا خوش زیادہ کہ انہ  
 خوش نان خوردن و ہانگا اندو قاحت اوں ہی سہت می آید شر و انگور  
 اسنے انی کھانا خنیت کہ شری مکی سے برا غرض کی آئی ہے انگور  
 تو آوہ ترش طعم بود و در و دوسہ صبر کہ شیرین گرد و مارین گفت بوسند  
 آیتاہ کہ آکھا ہے میں جو ان زمین صبر کہ شیتا ہو دے پکھا اور پکھا

[illegible][illegible]



[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









و اگر چشم از همه عالم فرو بندد اگر مجنون لیلی ازنده گشتی سرشت عشق ازین دفتر نوشتی  
 هر تکه عالم سے ہنکر اور جو بون اور لیلے زندہ ہوتی بات عشق کی اس فرستے گئے  
**پاش شرم و رخت پیری حکایت** با لاف و تشنہ در جامع مشق  
 ساتھ ایک گروہ عالم کے ہر سچ سچ و عشق کے  
 ہر سچ سے ہر سچ کہ جوانی و راز گشت ویرن میان کسی ہست کہ زبان پارسی را اند  
 بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آگیا ہر سچ اس در میان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانا ہر  
 غالب اشارت میں کر دے گفتش خیر است گفت پیری صد پنجہ سالہ در حالت قریب  
 اکثر اشارہ طریق پر سے کیا کہ اپنے اس کو نہیں ہے کہ ایک بڑا ڈیرہ سو برس کا ہر سچ حالت جاگتی کر ہے  
 و زبان ہم چیز می ہیگو ویر معوم نامیکر دو اگر یکدم رنجہ شوی غم و یابی باشد کہ ویدی  
 اور ہر سچ زبان ہم سے کہ کہ کتاب سے اور ہم کیا گیا ہمارے نہیں ہوتا ہے جو ساتھ کہ کہ رنجہ جو کہ تو جو کہ تو جو کہ  
 ہمیں کہ چون بالینش فراز آدم این کیفیت قطعہ می چند گفتم ہر آرام یکام  
 کرتا ہے جو اوپر سر اسے اس کی اسے اب میں یہ کہتا تھا ایک دم کہنے کا سینہ برا و میں سایہ مسک  
 درینا کہ گرفت راہ نفس درینا کہ مہر ان الوان عمر و می چند خودیم گفتند  
 انوس کہ ہند ہوتی راہ دم کی انوس کہ امیر خزانہ رنگ رنگ عرکے ایک دم کہنے کا سینہ اور کہا ہر  
 معانی این سخن زبان بی با شامیان ہی گفتم و قہر میکروند راز و راز و تافت ہمہ ان  
 سنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کو ساتھ شامیان کے کہتا تھا میں اور قہر کہتے تھے عمر و راز و راز و تافت ہمہ ان  
 بر حیات دنیا گفتم مجاہدہ درینا کہ گفت کہ کویم قطعہ ندیدہ کہ چہ نعتی ہمہ سید  
 کہ زندگی دنیا کو کہنے کے طرح و قہر اس بات کے کہ کیا کہ نہیں نہیں کیا پورے کیا سنہ ہو چ  
 کہ راز و راز و تافت ہمہ ان سنی اس بات کے کہ تھا میں کہ چہ نعتی ہمہ سید  
 کو نعتی ہمہ سید باہر کہ میں راز و تافت ہمہ ان سنی اس بات کے کہ تھا میں کہ چہ نعتی ہمہ سید  
 غم و راز و تافت ہمہ ان سنی اس بات کے کہ تھا میں کہ چہ نعتی ہمہ سید  
 فرزا و کو سے باہر کہ میں راز و تافت ہمہ ان سنی اس بات کے کہ تھا میں کہ چہ نعتی ہمہ سید

در جامع مشق  
 با لاف و تشنہ  
 در حالت قریب  
 اکثر اشارہ  
 طریق پر سے  
 کیا کہ اپنے  
 اس کو نہیں  
 ہے کہ ایک  
 بڑا ڈیرہ  
 سو برس  
 کا ہر سچ  
 حالت جاگتی  
 کر ہے

ہر سچ سے ہر سچ  
 کہ جوانی و راز  
 گشت ویرن میان  
 کسی ہست کہ زبان  
 پارسی را اند  
 بحث کرتا تھا میں  
 کہ ایک جوان آگیا  
 ہر سچ اس در میان  
 کے کوئی ہے کہ زبان  
 پارسی کی جانا ہر  
 غالب اشارت میں  
 کر دے گفتش خیر  
 است گفت پیری صد  
 پنجہ سالہ در حالت  
 قریب اکثر اشارہ  
 طریق پر سے کیا کہ  
 اپنے اس کو نہیں ہے  
 کہ ایک بڑا ڈیرہ  
 سو برس کا ہر سچ  
 حالت جاگتی کر ہے











[illegible]

۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲









سبکہ در خود پیش او بنیانی و در بزرگی فاطمہ از در خواست و چو سبہ ترا خواند  
 بر کوئی کیج و گویند که او را بدین که تو بزرگ کنی خداوندی او می گذری تر که تین جمعی که  
 خواهی هیچ نشود شک جز با تش و است و بر آن طفل کو چو آموزدگار نه بنده  
 چاه تو لپیست نمود خست سوا آن که سید بی و ده لڑاکا که در ظلم کسانند و آن که اندکی بی  
 بنده از نو کار ملک استحق بی فقیه و اقرار چو اب موافق آن خلعت و غنیمت  
 میکنی زندانی باد شاه که تین نیک تیر و اناکی و اقرار چو اب نیک کی موافق آن خلعت و غنیمت  
 و پاپی منصب باندر گردید حکایت تمامی او میم و پاپی مغرب شرمی  
 اور پاپی مرتبه را بنده کیا ایک معلم کتب الی کتاین یکا مینے پنج شهر نو کی تین  
 کلمه اقتدار بد خوئی مردم آزاد گردا طبع و پاپی میر کار که عیش مسلمانان بدین  
 کردی بات پری مراد آدمی کا نار و نیوالا و کنگال از پاپی میر کار که عیش مسلمانان کو کاپینا و کس  
 تبه گشتی و خواندن قرآن دل مردم سیه کردی و تبه گشتی لیسران پاکینه و  
 تبه گشتی و خواندن قرآن کا اسکے دل و دیوان کا بیاہ کر تا اور ایک گدہ لڑکون پاکینه و کس  
 دختران و کشیزه بدست بغامی او گرد قمار تہ زبیر خنده نہ یارامی  
 در کعبه کنواری کا بیچ آتہ ظلم اسکے کہ گرفتار نہ تپا ہنسی کا نہ طاقت  
 گفتا کہ حاضرمین کی ایلپا پنچہ زوی و لگا ہماق بدوین کی شکستہ  
 بات کو نیکے کہی گال چاندی ایو ایک کے طبا نچہ مارتا اور کہی پنڈی بلو کی کی یک تپا کس  
 کردی اہ قصہ منیدم کہ طرفی از خیانت نفس و معلوم کردہ بزدل گشت  
 کرتا و قصہ بغامین نہ کہ کہہ برائی نفس اسکے معلوم کیا مارا او کو  
 و پماندہ پرا لکھتہ کتب و می بصلحی و او نہ پارسائی سلیمنی نیک مردمی  
 از حال دیا پس موقت کتب و مکا ایک نیکم دے تین یا یکا کہ پارسا ملات دیک  
 سکیمی کہ سخن جز بگام ضرورت گشتی و موجب زار کس بزرگانش  
 وانا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نہ گستا و موجب زار کس کا ارپ زبان اسکے



نرفتی کو دوکان راہبیت استاد نخستین از سرسرفیت و علم و دین را اخلاق علی  
 بنجامان کرکے تین غوث استاد پہلے سراسر سے بارگیا اور علم اور سرکین اخلاق و فتنہ  
 دیدن و بیویک شدن با عتقاد علم او علم فراموش کردن و همچنین اغلب اوقات  
 دیکھا دیو ایک ایک ہو سے باعتبار بردباری او سکی کے علم پہلے سے اور سب سے اکثر اوقات  
 بباریکہ فراہم شدہ و لوح دست ناکرہ بر سر خم شکستندی ہمیت  
 کیلئے کس جمہر کے پیشے اور تخی درست کی ہوئی اور بر سر تیس کے نو سے  
 استاد و معلم جو پودنی آزار و خرسنگ باز کو دوکان و بازار و بعد از و ہفتہ  
 استاد و علم و دینا چو آزار و چیل چٹا کین رٹ کے پنج بازار کے بعد و ہفتہ کی اور اس  
 مسی گزردم معلم اولین او دیدم کہ دل خوش کروہ بودند و مقام خوش باز آورده  
 سید گزرد کین سے معلم پہلے کے تین دیکھا میں نو کہ دل خوش کیا تھا اور چ مقام اپنے کے پیر کا  
 بر خیمیدم و لا حول گفتم کہ دیگر بارہ الیس اس علم لاکھ چکر گردن پیر مودی ظریف  
 بخیر ہوا میں اور لا حول کہا میں نے کہ دوسری بار بظاہر تین علم فرستو کا سہی کیا ایک شہر خوش  
 چاندیدہ بشنید بخیرید و گفت مشغولی بادشاہی پیر کتب و ادب  
 جہان دیکھ ہوا سنا ہوا اور کہا ایک بادشاہ نے شیائے مین بھلایا  
 لوح سیمیش و کمارنما و پیر لوح او نوشت بزیرہ جو رہتا و یہ کہ مہر  
 تخی چاندی کی پنج گود کے کہی اور بر تخی او سکی کے کہا سنا ہوا علم استاد کا بہت خوب  
 حکایت بادشاہ آواز و العت بیکران از ترکہ عمان بہت افتاد  
 ایک بادشاہ کو تین نعمت بہت تر کے و چاوں سے  
 فسق و فجور آغا ز کرد و مہتری پیشہ گرفت فی اچلہ نماند از سائر معاصی  
 بر کار آمد و بہکاری شروع کی اور قبول خیر کا پیشہ کیا حاصل کلام کا زمانہ تمام کتابوں  
 منکری کہ کرد و مسکری کہ خورد و باز پیشہ گفتم اسی فرزند و فل آج و است  
 بدو کہ کیا اور کوئی شہ کہ نہ کیا ایک بار بظاہر تین کے او کو کہیں سے اسی شہ کی ہائی جاری

نفسی کو دوکان راہبیت استاد نخستین از سرسرفیت و علم و دین را اخلاق علی  
 بنجامان کرکے تین غوث استاد پہلے سراسر سے بارگیا اور علم اور سرکین اخلاق و فتنہ  
 دیدن و بیویک شدن با عتقاد علم او علم فراموش کردن و همچنین اغلب اوقات  
 دیکھا دیو ایک ایک ہو سے باعتبار بردباری او سکی کے علم پہلے سے اور سب سے اکثر اوقات  
 بباریکہ فراہم شدہ و لوح دست ناکرہ بر سر خم شکستندی ہمیت  
 کیلئے کس جمہر کے پیشے اور تخی درست کی ہوئی اور بر سر تیس کے نو سے  
 استاد و معلم جو پودنی آزار و خرسنگ باز کو دوکان و بازار و بعد از و ہفتہ  
 استاد و علم و دینا چو آزار و چیل چٹا کین رٹ کے پنج بازار کے بعد و ہفتہ کی اور اس  
 مسی گزردم معلم اولین او دیدم کہ دل خوش کروہ بودند و مقام خوش باز آورده  
 سید گزرد کین سے معلم پہلے کے تین دیکھا میں نو کہ دل خوش کیا تھا اور چ مقام اپنے کے پیر کا  
 بر خیمیدم و لا حول گفتم کہ دیگر بارہ الیس اس علم لاکھ چکر گردن پیر مودی ظریف  
 بخیر ہوا میں اور لا حول کہا میں نے کہ دوسری بار بظاہر تین علم فرستو کا سہی کیا ایک شہر خوش  
 چاندیدہ بشنید بخیرید و گفت مشغولی بادشاہی پیر کتب و ادب  
 جہان دیکھ ہوا سنا ہوا اور کہا ایک بادشاہ نے شیائے مین بھلایا  
 لوح سیمیش و کمارنما و پیر لوح او نوشت بزیرہ جو رہتا و یہ کہ مہر  
 تخی چاندی کی پنج گود کے کہی اور بر تخی او سکی کے کہا سنا ہوا علم استاد کا بہت خوب  
 حکایت بادشاہ آواز و العت بیکران از ترکہ عمان بہت افتاد  
 ایک بادشاہ کو تین نعمت بہت تر کے و چاوں سے  
 فسق و فجور آغا ز کرد و مہتری پیشہ گرفت فی اچلہ نماند از سائر معاصی  
 بر کار آمد و بہکاری شروع کی اور قبول خیر کا پیشہ کیا حاصل کلام کا زمانہ تمام کتابوں  
 منکری کہ کرد و مسکری کہ خورد و باز پیشہ گفتم اسی فرزند و فل آج و است  
 بدو کہ کیا اور کوئی شہ کہ نہ کیا ایک بار بظاہر تین کے او کو کہیں سے اسی شہ کی ہائی جاری









حکایت اعرابی بودید که پیر میگفت یا منی انک مشغول بودی

ایک عرب کے بھائی دیکھا میں نے کہ ٹیپ سے کہتا تھا ای ٹیپ تحقیق سوال کیا جا ہی گا تو  
 اَلْقِهْمَ عَاذًا لِّكُنْسَبْتِ وَلَا يُقَالُ مِمَّنْ اَنْتَبَسْتِ یعنی ترا خواہند پر سید  
 دن قیامت کی وہ سن خیر کو تین کہ وہ کیا ہو کہ حاصل کیا تو ان کو کہا کیا تو سنا کہ سن شخص کو نسبت کیا گیا ہے

کہ نہ ہر تپت لگو چید کہ پرت کیست قطعہ جامہ کعبہ را کہ می پوشند  
کہ نہ ہر تپت لگو چید کہ پرت کیست قطعہ جامہ کعبہ را کہ می پوشند

۱۰۔ از کرم پلینہ نامی شد باغ عزیز نیشت وز می چند لاجرم بچو او  
۱۱۔ رشیم کر کٹر سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے چہا دن کئے ایک ضرر مانتا دے

گراچی شد حکایت در قصایف حکما آورده اند کہ کریم را ولادت  
 بزرگ ہوا بسبب کہ ابون حکیم نے کلام میں کہ جو کہ تین پیدائش

معمود نیست چنانکه دیگر ملومات را بلکه افشائی ماوراء بخزند و شش را بدین  
مقرری نہیں، چہ عیا کہ اور چاروں نے کئی تین بار اہمہ اگر تین کمانے ہیں اور پٹ او کو کھولنا ہیں

در این عصر اگر چه مردمان کجاست که در خانه کز در زمیندا اثر نیست بار می این ملت  
انسانه و جنگی که بقیه این اندوه هست که هیچ کس نمی داند که در یکدیگر هر یک از اینها چه حکمت

پیش روئی کی بجائے گھٹن پر ہاتھ رکھ کر اس کی اسٹیج پر تشریف لے آئے۔

شوال این دولت در حالت شادی با اروپا و چین محالست کرده اند اما هر  
اوست که در این حالت به چین که سابقا مانده و با چین که او را میگوید که

و بر سر کی چرخ و قوس و کمان و نیزه ای را در دست گرفته که او را گویان جوان مرد  
چهارم که از آن بزرگان است که در این روزها بهین یکی می آید که با او در میان

*[Handwritten signature]*

[illegible][illegible]





فرزند میشود یعنی به از این میشود که بود و پیا در گان حاج بابا یک بسیر برزند و بیشتر شود

فریقین ہوتا ہے یعنی بہتر اوس سے ہوتا ہے کہ تمہارا چادر چاہے کس طرح کے تئیں آفریقے اور بہتر چادر  
 قطعہ از من گجو حاجی مراد کرامی را کہو ہوشین خلق آزار رسید و شجاعتی ہوئے  
 آدمی کہ آزار دیند و اسلحہ کہ تئیں کہ وہ ہست خلق کا سارہ آزار کہ چار تائبہ حاجی تو نہیں ہے  
 جسے کہ حاجی

شہرستان ارمی آنکھ بچھا رہا خیر و دیار میں برکات میں کی رحمتیں  
 اونٹ ہے اس سے کہ وہ خار کاٹنے لگتا ہے اور ہر جہاں جاتا ہے  
 دیکھو وہ ہر وقت کرتی ہیں کراہی کا

در وقت پیش بپای می رفت و گنبد بپای از آنچه در چشم چار بپایان میکرد و در دیده او

نشیہ کو رشہ حکومت پیش دل و برود نہ گفت بہو تیج تاوان نیست اگر اسین خربود  
کینہ انرا ہوا قصہ آگے ماکہ لنگے کما ابرہہ کس کہہ دوا نہ بین ہے اگر نہ گداز نہ ہوتا

پیش بیجا برفتی مقصود ازین سخن نیست تا بدانی کبریا آزموده را کمال بزرگ فرمایند  
سزاوارتر است که جان مقصود است از دست کسی تو جان تو که هر کس که آن آزمود که متین کام و پخته

پاکستان پر روز بروز کیخیز وند ان سخت رگ منسوب گرد و قطعه بدبو شمنند

روشن کرد و افزود که اینک سراسر خطیر و پوریایبان که پانزده است تیر فرشتگان را که

روشنی حاصل کیے کہ کاسم بڑے چٹائی کا جس نے والا اگر ہم بیٹے والا ہے : لیجا رہیں کہ : چٹائی

ایک بار مجھ کو ایک نوجوان نے کہا کہ میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ اگر آپ اس کتاب کو پڑھیں تو آپ کی زندگی بدل جائے گی۔

فراوانی که در این کتاب است و آن شریعت کریمین برنگی زیاده اوست چه که در اینجا و در اینجا

ہفت بیچکس حاجی اور خلیق اور پورے گزیریں اور کتے اور بکریاں چٹا بکریاں



اگر بغیر ورت چیز می نویسند این بیت کفایت قطعه که کبر که کبر  
 اگر بلا ضرورت که کبر کبرین بیت کفایت ۴۰ کیان که کبریت کبر  
 درستان + بر میدی چه خوشن می دل من بگذرای دوست ناپوت  
 پنج باغ کے جن کا خوش ہوتا دل میرا گذر کرے دیت توفیق  
 بھارے سبزہ بینی ویدہ بر گل من حکایت پارسائی بر کی از  
 ہمارے سبزہ و کونو جاہد او پر مٹی میری کے ایک پارساے اس ایک  
 خداوندان نعمت کند کرد کہ کند را دست و پای بسته عقوبت ہمیکر گفت  
 صاحبون نعمت که کند کیا سر غلام کے تین باتہ اصداون اندر کے سختی کرنا کما  
 ای پس چھو تو غلو فی را خدا ای عز وجل اسیر حکم تو کرد اندید او ترا بر وی  
 او کہ متدی یک خلق کرتین خداوند کاد بر نرفندی حکم ہے کاکیا ہو او تیرو تین اور کبر  
 داوہ کبر نعمت باری کا کجا آرد و چندین جفا بر و پسند ناید کہ فردای قیامت  
 دئی شکر نعمت خدا و بر ترا بھالا اور نانا ظلم او بر او کمت پسند کر ناید کہ کل قیامت کے دن  
 بہ از تو باشد و شمر مساری بری مشغولی بر بندہ کثیر شمر بسیار و جوری  
 بر تر جیسے ہونے اندر زندگی یہاں کے تو او غلام کہ مت کفر بیت ظلم او بر کبر  
 گوش میازار + اورا تو پودہ و زم خریدی + آخرت بقدرت خریدی + این حکم  
 او دل و کاست کند کہ اگر تین تو رسا دوسم کو فرمایا تو کفر رسا دوسم کو فرمایا تو کفر رسا  
 غرور و تمنا چند بہت از تو بزرگتر خداوند + ای خواجہ سلطان خوش + فرمان  
 خود و خصلت تک جو تیس بزرگ زائد صاحب ای صاحب ہا کو غلام کے حکم فرمایا  
 خود کن فراموش + و خبرست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت شمر گیتین  
 بہت کربان پنج حدیث کو سرور عالم سے درود اللہ کا او ہوا تو کو اسلام کہ کیا بوی زیادہ  
 حسرتی در روز قیامت آن ہو کہ بندہ حاصل کبر و شہت بند و خداوندگان عاشق اندر  
 حسرتی در قیامت کو ہو کہ بندہ یکا تین پنج بشت کی بیانی ہو صاحب کار کتین جو روز کے

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

قطعه بر فلک اسکندر طبع خدمت تست چشم بید مران طبع و کیمیا  
 او را پس غلام که که اطاعت که بیالان خدمت تیر کا بهی و خضر خدمت جلا و خدمت مست کیمیا  
 که نصیحت بود و بر روز شمار و بند و آزاد و خواجه و در بحیر حکایت سالی  
 که نصیحت بود و بر روز شمار غلام چو با او صاحب بی و بحیر  
 این پنج با میانم سفر بود و راه از میان چرخ جانی بید و قه همراه داشتند پس از این  
 پنج با میان و بحیر سفر نهادند و در میان چرخ جانی بید و قه همراه داشتند پس از این  
 انداز سلطو و شمشیر و که بدو مردگان او را زده کرد و زدی زو و ران و می  
 تیرانه کار از او بیکار زاده زد که ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 پشت او بر زمین نیاورد و زدی او را پاشا که دانی هم بود و سایه پرورده نه جانتد و  
 پشت او کی او بر زمین که نه کشته می بیند که باقی می بود و نه تیرانه و جلا و نه جان و کیمیا  
 و سفر کرده و در کوس و لا و ران بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 او در سفر کیمیا بود و در قلع و قمار و در کوس و لا و ران بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 شمشیر نیفتاد و در دست دشمن اسیر و بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 و شمشیر از دشمن گرفته گرد او که در سامین تیر کا اتفاقا بین او بیرون  
 جوان هر دو در پی هم روان بهر آن پیر و زایش که پیش از کدی بقوت باز و بخیر  
 دو زن بیکدی که در دست و ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 و هر دو دست و طبع که زدی به نیروی سپر و بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 او در دست که در او کیمیا ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 پس از کیمیا کیمیا باز و زدی گردان چید و شمشیر کو با کیمیا و سپر و زدی و جلا و نه جان و کیمیا  
 این کیمیا که در دست و ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 که دو و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 که دو و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی

در این طبع خدمت تست چشم بید مران طبع و کیمیا  
 که نصیحت بود و بر روز شمار غلام چو با او صاحب بی و بحیر  
 این پنج با میانم سفر بود و راه از میان چرخ جانی بید و قه همراه داشتند پس از این  
 پنج با میان و بحیر سفر نهادند و در میان چرخ جانی بید و قه همراه داشتند پس از این  
 انداز سلطو و شمشیر و که بدو مردگان او را زده کرد و زدی زو و ران و می  
 تیرانه کار از او بیکار زاده زد که ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 پشت او بر زمین نیاورد و زدی او را پاشا که دانی هم بود و سایه پرورده نه جانتد و  
 پشت او کی او بر زمین که نه کشته می بیند که باقی می بود و نه تیرانه و جلا و نه جان و کیمیا  
 و سفر کرده و در کوس و لا و ران بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 او در سفر کیمیا بود و در قلع و قمار و در کوس و لا و ران بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 شمشیر نیفتاد و در دست دشمن اسیر و بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 و شمشیر از دشمن گرفته گرد او که در سامین تیر کا اتفاقا بین او بیرون  
 جوان هر دو در پی هم روان بهر آن پیر و زایش که پیش از کدی بقوت باز و بخیر  
 دو زن بیکدی که در دست و ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 و هر دو دست و طبع که زدی به نیروی سپر و بگوشش زرسیده و برق شمشیر سواران زدی  
 او در دست که در او کیمیا ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 پس از کیمیا کیمیا باز و زدی گردان چید و شمشیر کو با کیمیا و سپر و زدی و جلا و نه جان و کیمیا  
 این کیمیا که در دست و ساد و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 که دو و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی  
 که دو و دوس مردگان او را کین بدو کرد و زده و زدی

کیمیا

کیمیا





خداوندان نعمت را کرم نیست + هر که پرورده نعمت بزرگ عالم این سخن سخت  
 صاحبون نعمت که نشین بخشش نہیں سے میری نہیں کہ بالا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں میں بہانہ سخت  
 آید قسم امی بار تو انگران و محل مسکینا تند و خستہ و گوشہ نشینان و مقصود  
 آئی کما میں فی اسی بار دولتند و فی غریبوں سکے ہیں اور اگر اس رکستے ولس گوشہ نشینوں کے مقصود  
 زائران و کثرت مسافران و محل بارگران از بہر راحت و گران مست تناول  
 زیارت کرند ان کو اور جای آرام ساز دئی اور و شایع بود بہر گز و اسطے آرام اور و کی مائدہ کسانیکا  
 بطعام انکہ بر بند کہ متعلقان و زیر و ستان بخورند و فضا سکنا ہم ایشان بار اکل  
 او بہر کسانیکی اوسوقت لہجائیں کہ متعلق اور زیارت کما وین و پیش رو بخشش و دین و کلامت ہوا ہوا  
 و پیران و غار بچیران رسیدہ فطر تو انگران و وفقت و نذر و مہمانی و مذکورہ  
 اور بڑجون اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا آید و نذر کی شین فضا ہے اور نذر و مہمانی و مذکورہ  
 و فطرت و اعتناق و ہدی و قربانی و تو کی بدولت ایشان کسی کہ نتوانے  
 اور صدمہ اور ہنہ ازاد کرنا اور قرضی تو کہ بہر بار ولسا و ہون کی بچہ تو کہ سکے نو  
 خیرین و در کثرت و انہم بصد پشانی + اگر قدرت بود سہبت و اگر قوت سجد و اگر  
 سوا ان وہ بکثت نماز کی اور وہی سادہ پشانی جہت بخشش کا جو و حرطت سجد کی دہند و اگر  
 بہر شہر مشہور و کمال شہر کی دارند و جامہ پاک و عرض من و دل فارغ و قوت  
 بہر شہر مشہور و کمال شہر کی دارند و جامہ پاک و عرض من و دل فارغ و قوت  
 طاعت و رکنہ طاعت و صحبت عبادت و در کثوت لطیف پیدا کہ انہ  
 طاعت کے پنج رکنہ طاعت کی ہے اور صحبت عبادت کی پنج لباس پاکہ کے ظاہر ہے کہ  
 سعادت خالی چہ قوت آید و از دست کسی چہ قوت و از پای بستہ چہ سیر و از دست  
 پست خالی سے کیا قوت آسے اور مائدہ خالی سے کیا قوت اور پیر و نیست سے کیا سیر اور نہ  
 اگر سہ چہ خیر و شہر شہب گندہ خستہ انکہ پدید + ہوا و چہ با وادارش + ہورگر و او  
 ہو کی سہ کیا خیرات را کہ گندہ سواد و بخشش کہ ظاہر شود روزی مسکین و کی و فی جمع لاد

بہر کسانیکی اوسوقت لہجائیں کہ متعلق اور زیارت کما وین و پیش رو بخشش و دین و کلامت ہوا ہوا  
 و پیران و غار بچیران رسیدہ فطر تو انگران و وفقت و نذر و مہمانی و مذکورہ  
 اور بڑجون اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا آید و نذر کی شین فضا ہے اور نذر و مہمانی و مذکورہ  
 و فطرت و اعتناق و ہدی و قربانی و تو کی بدولت ایشان کسی کہ نتوانے  
 اور صدمہ اور ہنہ ازاد کرنا اور قرضی تو کہ بہر بار ولسا و ہون کی بچہ تو کہ سکے نو  
 خیرین و در کثرت و انہم بصد پشانی + اگر قدرت بود سہبت و اگر قوت سجد و اگر  
 سوا ان وہ بکثت نماز کی اور وہی سادہ پشانی جہت بخشش کا جو و حرطت سجد کی دہند و اگر  
 بہر شہر مشہور و کمال شہر کی دارند و جامہ پاک و عرض من و دل فارغ و قوت  
 بہر شہر مشہور و کمال شہر کی دارند و جامہ پاک و عرض من و دل فارغ و قوت  
 طاعت و رکنہ طاعت و صحبت عبادت و در کثوت لطیف پیدا کہ انہ  
 طاعت کے پنج رکنہ طاعت کی ہے اور صحبت عبادت کی پنج لباس پاکہ کے ظاہر ہے کہ  
 سعادت خالی چہ قوت آید و از دست کسی چہ قوت و از پای بستہ چہ سیر و از دست  
 پست خالی سے کیا قوت آسے اور مائدہ خالی سے کیا قوت اور پیر و نیست سے کیا سیر اور نہ  
 اگر سہ چہ خیر و شہر شہب گندہ خستہ انکہ پدید + ہوا و چہ با وادارش + ہورگر و او  
 ہو کی سہ کیا خیرات را کہ گندہ سواد و بخشش کہ ظاہر شود روزی مسکین و کی و فی جمع لاد

[illegible]



[illegible]







[illegible]

چون از ریت تراش که بخت به سپهر بر نیاید بجنگ بر خاست است  
 و از ریت که تراشی والا کینچ چمن که سانسیت کے سر پر خوار و اسطے ازل کے اورنا  
 کینچ کوشک کہ چمن و شناسم و او استغاثش کفتم گریبانم در پیدر خمدانش  
 تحقیق اگر باز آونجا و سنگسار که دکابین تیرش کالی بکوی میا او کو که میا تیرش گریان بر نیاید تیرش او کی  
 گرفتیم و قطع او در من و من رو فاده و خلق از پی ما و او ان خندان و انگشت  
 و پنج میرا و بین پنج او کی پرا خلق بیجی ما در سے دور تی ہوئی انستی کے انگلی  
 لعجب بهائی و اگر گفت شنید ما بدندان و القصه مرفعه امین سخن پیش قاضی  
 تعجب بکسان کی گفتو باری سوچ و انور کے آخر کو رفع کرنا اسبات کا آگ قاضی کے  
 برویم و بجگویت حد رضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بچوید و میان  
 لیکن ہم او حکم دینو صائبان پر رضی ہوئی ہم تو حاکم مسلمانان کا ایک صلح دینو ہے اور دینان  
 لو انگراں در و لیسان فرقی بگوید قاضی چون حالت با بدید و منطق لبشید  
 امیران و رفیقون کی کچسندن کے قاضی درو حانت ہماری دکی اور گفتگو سے  
 بر بحسب تفکر و پرورد و پس از مامل بشیار سر پر آورد و گفت ای که تو انگراں  
 سبب چپ فکر کی ایگیا و بیجی مامل بت سو سید او دنیا اور کما سله که امیران کی شکر  
 شناسگفتی و پرورد و لیسان جیفا و او شستی بدانکه میر جا که گلست خارست و با خمر  
 تو این کمی تونی اور او بر رفیقون ظلم رو اکیا تو نے جان که جس جگہ که بول ہے کا تباہی اور سبب  
 خمارست و بر سبب گنج خارست و آنجا که در شاه و ارست ننگم دم خارست  
 خمار ہے اور او بر رفیقون کی کچسندن کے قاضی درو حانت ہماری دکی اور گفتگو سے  
 لذت عیش و نهار الدغ اهل و پپی ست و نعیم بشت را دیوار مکاره چور سر  
 لذت عیش و نهار الدغ اهل و پپی ست و نعیم بشت را دیوار مکاره چور سر  
 بیت چور دشمن چکند که کشد طالب دست و گنج و مار و گل خار و غم  
 ظلم دشمن کا کیا کری جو کینچ طالب دست کا خزانہ اور سبب و بول کا تباہی

و چون از ریت تراش که بخت به سپهر بر نیاید بجنگ بر خاست است  
 و از ریت که تراشی والا کینچ چمن که سانسیت کے سر پر خوار و اسطے ازل کے اورنا  
 کینچ کوشک کہ چمن و شناسم و او استغاثش کفتم گریبانم در پیدر خمدانش  
 تحقیق اگر باز آونجا و سنگسار که دکابین تیرش کالی بکوی میا او کو که میا تیرش گریان بر نیاید تیرش او کی  
 گرفتیم و قطع او در من و من رو فاده و خلق از پی ما و او ان خندان و انگشت  
 و پنج میرا و بین پنج او کی پرا خلق بیجی ما در سے دور تی ہوئی انستی کے انگلی  
 لعجب بهائی و اگر گفت شنید ما بدندان و القصه مرفعه امین سخن پیش قاضی  
 تعجب بکسان کی گفتو باری سوچ و انور کے آخر کو رفع کرنا اسبات کا آگ قاضی کے  
 برویم و بجگویت حد رضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بچوید و میان  
 لیکن ہم او حکم دینو صائبان پر رضی ہوئی ہم تو حاکم مسلمانان کا ایک صلح دینو ہے اور دینان  
 لو انگراں در و لیسان فرقی بگوید قاضی چون حالت با بدید و منطق لبشید  
 امیران و رفیقون کی کچسندن کے قاضی درو حانت ہماری دکی اور گفتگو سے  
 بر بحسب تفکر و پرورد و پس از مامل بشیار سر پر آورد و گفت ای که تو انگراں  
 سبب چپ فکر کی ایگیا و بیجی مامل بت سو سید او دنیا اور کما سله که امیران کی شکر  
 شناسگفتی و پرورد و لیسان جیفا و او شستی بدانکه میر جا که گلست خارست و با خمر  
 تو این کمی تونی اور او بر رفیقون ظلم رو اکیا تو نے جان که جس جگہ که بول ہے کا تباہی اور سبب  
 خمارست و بر سبب گنج خارست و آنجا که در شاه و ارست ننگم دم خارست  
 خمار ہے اور او بر رفیقون کی کچسندن کے قاضی درو حانت ہماری دکی اور گفتگو سے  
 لذت عیش و نهار الدغ اهل و پپی ست و نعیم بشت را دیوار مکاره چور سر  
 لذت عیش و نهار الدغ اهل و پپی ست و نعیم بشت را دیوار مکاره چور سر  
 بیت چور دشمن چکند که کشد طالب دست و گنج و مار و گل خار و غم  
 ظلم دشمن کا کیا کری جو کینچ طالب دست کا خزانہ اور سبب و بول کا تباہی







[illegible][illegible][illegible]



درخت کرم هر گاه بیج کرد و گذشت فلک پنج و بالای او و اگر امیدوار  
 رفت کرم ز خاک کس خوشی گذری ملک و شادمانی و اسرار و جود و امانی و نیکوکاری  
 اگر و بر خوری به منت منزه بر باری قطعه شکر خدای کن که موفقی شدی خیر  
 چون که تو سانه احسان است که کد ره او پادشاه و شکر خدا که تو نیت کن که کسا جواد تو سانه خیر کن  
 ز انعام و فضل او به معطل گذشت منت منزه که خدمت سلطان مصلحتی و منت  
 انعام او به کس که به معطل چو پادشاه است که خدمت بادشاهی کن که نه نوا حسان  
 شناس از تو که خدمت بد خدمت حکمت و کس رخ به پوده برود و  
 جان او سبب کج بدت کد کاتج و در خص رخ به پوده بیا این او که روشن  
 بیخنده کردی کی آنکه اندر خدمت و بخورد و دیگر آنکه آموخت و کرد و مسمو  
 بی فائده کن یک و ده چرخ کیا و در نه کمالیا و در و سر او که کیا و در نه کیا  
 علم چند آنکه بشیر خوالی چون عمل در تو نیست نادانی به نه محقق بود و نه  
 علم آینه که از او به تو و جمل تمیز بین به نادان به تو به سخن جوسه نادان به  
 چار پائی برو کتابی چند حکمت علم از هر دین پرور و نیست نه از هر دنیا  
 یک جانور او به اسکات بین کنی علم واسطه دین بگشاید به نه واسطه دنیا  
 خوردن شهر هر که پر پیروز علم و زهد فروخت خرنی کرد و کرد و پاک بخت  
 کسانیکه جو که پیروز علم او به پیروز گاری چنه یک کلبان می کیا اور صان طابا  
 سده عالم ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 عالم ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 بی فائده هر که عمر در باخت و چیزی بخرد و ز پرند است من ملک از  
 بی فائده که چنه کدای که چیزی بخردی او زند الاس کهان ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 خرد و مندان جهان کس و دین از پرند کاران کهان ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 صورت تو که او به پیروز گاری چنه یک کلبان می کیا اور صان طابا

درخت کرم هر گاه بیج کرد و گذشت فلک پنج و بالای او و اگر امیدوار  
 رفت کرم ز خاک کس خوشی گذری ملک و شادمانی و اسرار و جود و امانی و نیکوکاری  
 اگر و بر خوری به منت منزه بر باری قطعه شکر خدای کن که موفقی شدی خیر  
 چون که تو سانه احسان است که کد ره او پادشاه و شکر خدا که تو نیت کن که کسا جواد تو سانه خیر کن  
 ز انعام و فضل او به معطل گذشت منت منزه که خدمت سلطان مصلحتی و منت  
 انعام او به کس که به معطل چو پادشاه است که خدمت بادشاهی کن که نه نوا حسان  
 شناس از تو که خدمت بد خدمت حکمت و کس رخ به پوده برود و  
 جان او سبب کج بدت کد کاتج و در خص رخ به پوده بیا این او که روشن  
 بیخنده کردی کی آنکه اندر خدمت و بخورد و دیگر آنکه آموخت و کرد و مسمو  
 بی فائده کن یک و ده چرخ کیا و در نه کمالیا و در و سر او که کیا و در نه کیا  
 علم چند آنکه بشیر خوالی چون عمل در تو نیست نادانی به نه محقق بود و نه  
 علم آینه که از او به تو و جمل تمیز بین به نادان به تو به سخن جوسه نادان به  
 چار پائی برو کتابی چند حکمت علم از هر دین پرور و نیست نه از هر دنیا  
 یک جانور او به اسکات بین کنی علم واسطه دین بگشاید به نه واسطه دنیا  
 خوردن شهر هر که پر پیروز علم و زهد فروخت خرنی کرد و کرد و پاک بخت  
 کسانیکه جو که پیروز علم او به پیروز گاری چنه یک کلبان می کیا اور صان طابا  
 سده عالم ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 عالم ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 بی فائده هر که عمر در باخت و چیزی بخرد و ز پرند است من ملک از  
 بی فائده که چنه کدای که چیزی بخردی او زند الاس کهان ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 خرد و مندان جهان کس و دین از پرند کاران کهان ناپرسه کار که مشعل و است یخندان به چو کوه چنگدیت  
 صورت تو که او به پیروز گاری چنه یک کلبان می کیا اور صان طابا

کسب کج ترند که خردمندان بفریب با دشنامان قطعہ بندی اگر استنبوی می باد و تاه  
 محتاج نداد و بین که شعله سادہ زوکی بادشاه چون کے  
 درجہ و قدر ازین پند نیست + جز بجز و مند مفر ماعل + گر چه عمل کار خرد و نیست  
 زنج نام و ذکر کے بہتر اس نصیحت نہیں ہے اس وقت کے مت فرا کام اگر چه کام کام عقل مند کا نہیں ہے  
 حکمت تہہ خیر از تہہ خیر باہر از نامد مال بی تجارت و علم بی محبت و ملک بی سیاست  
 حقین خیر یا نام نہیں ہتی بین مال بی سود اگر کسی اور ملک کی اور ملک بی دوست  
 قطعہ وقتی باطلت و گوی و مدار او مردوی + باشند کہ و کنند قبولی روی لی و  
 ایک وقت ساتلعت کہ او در توضع اور مردوت کے نصیحت ہے کہ کہ کنند قبولی و لاوی تو اگر کہی باکشت  
 بگوئی کہ صا کو زوئیات + کہ گمان بکار نیاید کہ حکمت رحم اور دین ہا  
 ہم خدایہ کہ صا کو زوئیات کہ کسی کہی سبب کام کی ہادی کہی نذرین رحم لانا اور بکار  
 نسبت بزرگان عفو کردن ظالمان ہر دست برد و نشان بیت خبیثت اور ہمت  
 ظلم ہے اور بزرگان کے اور بخت ناظرا لونا جو رہے اور نصیحتیوں کے نصیحت نہیں  
 کسی و بجزاری + بدولت تو کہ نہ میکن با بناری + چند بروستی با دشنامان  
 جو نہ ددی کہ او سر فرار کہ نہ توانہ دولت خیری کہ گناہ کرتا ہے سادہ فکر کے اور بروستی با دشنامان  
 بناید کہ و و بر او از خوش کو و کان کہ آن بخیالی مبدل شود و این بجزاری استغیر کرد  
 نہ چاہی کہ او را و بر او از ناچہ و کوں کہ کہ وہ سادہ ایک خیال کی تبدیل ہوے اور سادہ بکار ایک نصیحت  
 شوق شہر اور دوست اول ندھی + و میسر ہی اندل بجدانی نہی + چند  
 مفتدق ہمارد دوست کے تبکین دل نہ سے تو اور ہا نیاستہ تو وہ علی اور جدائی کے کہے تو  
 بر آن سر کہ دای با دوست در میان نہ و اگر چه دوست مخلص شہید دانی کہ  
 وہ بہر گناہ ہے تو سادہ دوست کی در میان نہ و اگر چه دوست مخلص جو نہ کیا ہونے کہ  
 وقتی دشمن گرد و و بگزندی کہ تو انی بدترین مہمان کہ ہشت کہ وقتی دوست گرد و  
 کہ وقت دشمن ہوے اور کوئی ہمارد کہ تو دشمن کہست پنچا کہش یا کسی دوست دوست ہو دے

*(Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side)*

[illegible]

آتش فروختن و عقلت و خود در میان و خوش قطع در سخن باستان و شمشیر  
 آتش روشن کرنا شمشیر می خنجر در میان بر بلبلان  
 تا نذر دوستان خوشتر از گوش ایش دیوار آنچه گوئی بهوشدار تا نباشد در پیش  
 تو خوشتر از خود کاران که دیوار که بچک ز پیش مکند زنده و بچک دیوار که کانون است  
 گوش حکمت هر که با دشمنان چنان میکنند سر از دروستان از شعر لب و آغیر و مندان  
 جو که با دشمنان چنان میکنند سر از دروستان از شعر لب و آغیر و مندان  
 دست هر که با دشمنان بود شمشیر و پند خوین و مضامی کلری سر و دانی  
 خدایتا که بی زار تو بر آید هر بار و درم سهل گوی و دشوار گوی با آنکه صانع زنجیر و جگر  
 حکمت تا کار بر بر می آید چنان و در خطر افکندن شاید عرب گوید که خدایتا که  
 شمع و دست از چرخ چلتی در دست و جلال است بر دین شمشیر و حکمت بر هر چه و شمشیر  
 رحمت کن که اگر قادر بودی تو اختیار می دادی رحمت خویشی تا توانی از بر و دست خود  
 عزت و مقربیت و بر سر خوان هر دست و بر سر برین حکمت هر که بپذیرد شمشیر از زبان  
 منی ماند و در از غداست ای صانع پسندید پندش و لیکن پندش خلق از هر صانع  
 ندانست آنکه رحمت کرد و بر بار که از علم است و بر زنده آدم رحمت نصیحت از دشمن  
 سخنان او که رحمتی از پندش که در علم است و بر زنده آدم رحمت نصیحت از دشمن













بخود بر آتش و فرخ مکن شیر و در آن آتش نداری طاقت سوز + بصیر الی برین  
 او را چنان آنگه دوزخ کشت کربز + بیج اوس ناگ که بندگی کتا بنو طاقت ملین کی ساه صبر کانی او برین  
 آتش زمان امروز + پند هر که در حال تو انانی نکونی نکند در وقت نا توانی  
 آنگ که تراج کے دن + شخص هیچ حال تو انانی نکونی نکند در وقت نا توانی کے سخن  
 بنیہ صبر + اختر زمان و دم از ان نیست + کہ در وقت پیش یا نیست حکمت  
 و کیجے + بد اختر زمان و دم از ان نیست کہ در وقت پیش یا نیست کہ کوئی او کا بار نہیں ہے  
 بہر چہ نہ در آید و نہ پاید + طبع ناک شری شہیدہ ام کہ کند + کچھ سال کا صبر  
 جبکہ صبر نہ ہو و نہ قائم ہو + ناک پدید کی سنا ہے کہ کوئی ہیں چاہیں جس میں پرستی کا  
 صبر روز کی کند و در وقت + لاخر میں ہی طبع ناک شری شہیدہ ام کہ کند + کچھ سال کا صبر  
 + ایک یون جانورین چہ فرشت کی ضرورت نیست او کی دیکھا ہے نو مرغ کا پھر آئے سے باہر آئے اور  
 روزی طلبد آدمی اوہ مدار و فرشت و قیصر + آنگہ ناگہ کسی گشت بچیری سریر  
 روزی نہ آئے آدمی کا پھر کے ضرور عقل اور نیز وہ کہ یکایک ایک سبز کسی چیز کو پہنچا  
 وین یکمین و گشت بگشت از جہد حیر + ابکینہ ہمہ جایابی از ان حکمت + لعل  
 اور بہادر ضرور نصیحت کی گندہ سب خبر ہے + آری سب جگہ پاسے تو اس میں ہر قدر ہے سب  
 و شواریت آید از پشت غریزہ حکمت کار کا بصیر آید و عقل شری آید ششوی  
 شکل سے آئے اوس سب ہے غریزہ + سب کام میرے کلین برعلی رینو الاستر سب کو آنگا پین  
 خوشی یدم و ربایان کہ آہستہ بوق ہر و شہد تاملان شہد با ویا از ناک فرمانہ ستریا  
 دیکھا ہے سبچہ خلک کے کہ تہہ جفت لیگیا و دینواں ہے گوڑا ہر کے اسی قدم کا عاجز ناؤ + کھسان  
 ہجمنان آہستہ میر اند شہد با ویا از ناک فرمانہ شہد تاملان شہد با ویا از ناک فرمانہ شہد تاملان  
 دینی آہستہ چا نا نا + اوک کے تین خبر غافل ہے نہیں ہے اور اگر جاننا نادان خبر تر  
 چون نداری کہاں فضل ان ہے + کہ زبان در زبان گندہ سکر آدمی + از زبان غافل  
 جو نہ کہ تو کہ انانی و ہر گز نہ گنج نہ کہ گاہ رکے نوادی کو زبان رسوا کرے

۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

**حکمت** اگر شہا بہ شب قدر بودی شب قدر بقدر بودی شعر گزشت ہمہ لعل  
 اگر سب آتش شب قدر بودی شب قدر بقدر بودی  
 بختان بودی پس قیمت لعل سنگ کیسان بودی حکمت نہ ہر کہ بخت کو  
 بختان کے ہونے پس قیمت لعل اور ہر کہ یکسان ہوتی  
 سیرت زیبا دروست کا اندرون اردنہ پوست قطعہ تو ان شناخت بیکر و زشمال  
 خصلت اچھی بیچ اوکل ہے کام ہوں کتابہ نہ غلبہ  
 مرد کہ تا کی اش سیرت با گاہ علوم + ولی ز باطنش امین مہاش غرہ شو  
 آدمی کی کہ کتابت کا پتہ ہے مرتبہ علم  
 کہ خست نفس گم رہا معلوم + پید ہر کہ باز گان ستمزد خون خود میرزہ  
 کہ انی ذات کی بسلا بن خوی معلوم  
 خوشتر از برگ پنداری **سب گفتند کہ** ویند لوح زود منی شکستہ مشا  
 چ کہتہ ہیں ایک کو دو دیکتا ہے ہنگا جلد و نیکہ تو شکستہ پیشانی  
 تو کہ بازی بہر کنی با قوح **حکمت** پنجہ باشیر انداختن و شستہ بر شمشیر زنگ  
 تو کہ پہلنا کر ہے تو سے منہ ہوتی ہے  
 خود مندان نیست بیت جنگ زور آوری مکن ہا پیش ہر تہ و لعل نو  
 غلظت و کاسنیہ ہے  
 ضعیف کہ با قوی لاوری کند پار شکن ست و ہلاک خوش قطعہ سایہ پروا و حقیت  
 جو ہر با کساتہ زہر جہ کے ہداری کو سے ہار نہیں کا ہے ہر ہلاکتی کے  
 آن کہ رو د پاسا زان قبتال **سب** باز کو بل منیقند پنجہ با چرا ہند جن گال  
 کہ جاسے سادہ شہر ہوں کی چہ قتلگا کہ است باز ہر خدات کی دانا ہر چو ہا نہ مرد و دی کے چلنے کے  
**حکمت** ہر کہ نصیحت نشنو و سر ملاست خدیان ارد شہر خون نیا نہ نصیحت  
 جو کہ نصیحت نہ سننے خیال ملاست نہ سننے کا کتابہ ہے

اگر شہا بہ شب قدر بودی شب قدر بقدر بودی شعر گزشت ہمہ لعل  
 اگر سب آتش شب قدر بودی شب قدر بقدر بودی  
 بختان بودی پس قیمت لعل سنگ کیسان بودی حکمت نہ ہر کہ بخت کو  
 بختان کے ہونے پس قیمت لعل اور ہر کہ یکسان ہوتی  
 سیرت زیبا دروست کا اندرون اردنہ پوست قطعہ تو ان شناخت بیکر و زشمال  
 خصلت اچھی بیچ اوکل ہے کام ہوں کتابہ نہ غلبہ  
 مرد کہ تا کی اش سیرت با گاہ علوم + ولی ز باطنش امین مہاش غرہ شو  
 آدمی کی کہ کتابت کا پتہ ہے مرتبہ علم  
 کہ خست نفس گم رہا معلوم + پید ہر کہ باز گان ستمزد خون خود میرزہ  
 کہ انی ذات کی بسلا بن خوی معلوم  
 خوشتر از برگ پنداری **سب گفتند کہ** ویند لوح زود منی شکستہ مشا  
 چ کہتہ ہیں ایک کو دو دیکتا ہے ہنگا جلد و نیکہ تو شکستہ پیشانی  
 تو کہ بازی بہر کنی با قوح **حکمت** پنجہ باشیر انداختن و شستہ بر شمشیر زنگ  
 تو کہ پہلنا کر ہے تو سے منہ ہوتی ہے  
 خود مندان نیست بیت جنگ زور آوری مکن ہا پیش ہر تہ و لعل نو  
 غلظت و کاسنیہ ہے  
 ضعیف کہ با قوی لاوری کند پار شکن ست و ہلاک خوش قطعہ سایہ پروا و حقیت  
 جو ہر با کساتہ زہر جہ کے ہداری کو سے ہار نہیں کا ہے ہر ہلاکتی کے  
 آن کہ رو د پاسا زان قبتال **سب** باز کو بل منیقند پنجہ با چرا ہند جن گال  
 کہ جاسے سادہ شہر ہوں کی چہ قتلگا کہ است باز ہر خدات کی دانا ہر چو ہا نہ مرد و دی کے چلنے کے  
**حکمت** ہر کہ نصیحت نشنو و سر ملاست خدیان ارد شہر خون نیا نہ نصیحت  
 جو کہ نصیحت نہ سننے خیال ملاست نہ سننے کا کتابہ ہے













لذت انگور پیو و داندند خرا و ند میوه یوسف صدیق علیه السلام و در  
 مزه انگور کا پیو جانے صاحب بیوی کا یوسف سچا اوہ اس کے سلام  
 خشک سال مصر خور دی تاگر سنگا زافر خوش نکند شبنوی انگور در راحت  
 قوط سال مصر کے نہ کتا اس واسطے کہ ہونو کی تین ہولنا کرے وہ شخص کیچ آکر  
 وضع زلیست اوچہ داند کہ حال گر سنہ حبیت حال در ماندگان کسی داند  
 اور نیت کی جیا وہ کیا جانے کہ حال ہو کی کا کیا ہے حال عاجزون کا وہ جانے  
 کہ باحوال خوش در ماند قطعہ امی کہ بر مرکب تازندہ سواری ہشت رار  
 کہ پنج مال اپنے کے عاجز ہے ای کہ ادب گنوری دوزیوالی کی سواری نو بہر شیار  
 کہ خرخار کش مسکین در آب گلست آتش از خانہ ہمسایہ دولش خواہ کا کچہ  
 کہ گد مالک باری غریب پیچ پانی اور کچر کی جو آگ گریہ سائی غلبے سے مت مانگ کہ جو کچہ  
 از روزن و میگدزد و دولت پستین ضعیف حال را خوش کی تنگ سال  
 روزن او کی سو گد تازہ دہان ل او کی کاچہ فقیر ضعیف حال کی تین پنج تنگ سال کے  
 ہر پس کی چنی الا بستر انگور ہریش نہیں معلومی پیش طعہ خرمیہ مینی و  
 مست بونجہ کہ کیو نہ تو گد سانسہ تر او سیات کی کو کوئی مرہم او پر خم او کی کہ کو نہ یا کوئی دینا او کے  
 باری بگل در افتادہ بدل بر و شفقت کن لی و دلہن کنو کہ فقی مسیور  
 ایک جیچ کیچر کیچر ہوا دل او پر او پر کہ ایک ست جا او پر او کی ایک کیا او پر او پر  
 کہ چون افتادہ میان بہر چو مروان بکیر و نب خرش حکمت دو چرخ  
 کہ کیو نہ گدا کہ بازہ مانند مرد و کیچر دم گد ہے او کی کی  
 مختلف غفلت خوردن پیش از رزق مقسوم و مروان پیش از وقت  
 نہیں مقل کی بہن کہنا زیادہ رزق قسمت کی گئی ہے اور نہ آگے وقت  
 معلوم طعہ فضا دگر نشود و زہر از نالہ و آہ بکفر یا شکایت بہر آواز  
 سلام سے قصہ سنوئی نیر نالی اور آہ سے ساتھ کفر یا شکایت بہر آواز

خوشتر که ولیاست بر خزان باد، چرخ کند که بهیروز چراغ سپهر + پند ایستاد  
 ده نرنگ که کسب است او بر خزان بیاورک، کینم اگر کوی بدیغ کسے بیباکای سرنگ  
 روزی نشین که بخوری مطاوب جل مرو که جان تبر و طع و حمد رزق ار  
 بر تو کی بیشه که کسای تو سله طبع که گئی موت که ممت جا که جان نر بجا و گان که کوشش و خرمی که  
 و گرنی + بر ساند خدای غر و جل + و ر روی و رمان شیر و پاکت + غر و نر  
 اور اگر که تو بهیروز بیاورک خاند + غالب و بهیروز + او بهیروز بهیروز او بهیروز که جاو تو  
 حکمت تو اگر فاسق کلخ ز راند و دست در ویش صال شایک الود  
 و دهنه بکار و بهیروز که بهیروز + او فقیر نیک  
 مشوق خاک که بهیروز



۲۰۸  
پانیاکن خانه در خورد مل حکمت خلعت سلطان اگر چه غریبست جابیه خندان

یاباک گریبن اتنی کے خلیت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہو ماسہ پرانا

خود از ان بغیر تر و خوان بزرگان اگر چه لذت بخورده ایمان خویش از ان

اپنا درس غرت میں لکھو اور خوان بزرگون کا اگرچہ پڑھو مگر پھر نیزہ جو کس نے اپنی کا اوس سے

بلذت تربیت سرکه از دست بچ خوش تر و بهتر از نان دهه خدام و دره

لغت میں زیادہ

سراپہ بیچ دے اور تمام گھریلو کاموں کے لیے موبائل کی

خلاف راه صواب و عس می آید و اولاً اللها باری و اوله بمان خورد

اور یہ خلاف عقل و ادانائے کبر کے دوسرا سناہ گمان ہے کہ گناہ

راہ نامیدہ بیکاروان فتن نام شہید محمد غزالی را رحمتہ اللہ علیہ سیدنا کریمؐ

[illegible]

و در آن روز که در آنجا بود چو در آن روز که در آنجا بود چو در آن روز که در آنجا بود

پیدای ویرین دولت و مملکت بداند که چه میسر خواهد آمد از پرسیدن نیک است

پنچاٹنا اس زندہ کو  
پنچ علموں کو کہا معلوم کر کہ جو کچھ نہ جانیں از خویشی سو شرم نہ کے ہونے

عمر امید یافت انگه بود موافق عقل که بخش را طبیعت شناس بنمایند

امید حافیت کی ابروقت ہو ورنہ اتنی عقل کی کہ نفی کی تین حکم کو نہ کہلا دے تو

نہ جہد کفر سے لڑا اور وہاں پہنچا تو اس نے کہا کہ

وکیل را به واسطه خبردانی که

راہ چھوڑ کر سید سادات غوث اور دامادی کے

[illegible][illegible]

لَا يَكْفُرُ الْإِسْلَامُ بِمَنْ كَفَرَ بِأَخِيهِ

[illegible]

جملہ اہل بیت علیہم السلام کے لئے

انہی کے لئے کہ اس پر سب سے زیادہ غور و فکر کیا جائے

۱۰۰

1

[illegible]

گلستان برنج

تیر طبیعت ایشان در او اثر نکند لکن ایشان مشتمل گردد تا سجد کند اگر خرابانی  
 تیر طبیعت او نمودن هیچ او که از کمر سائے کام او نمودن کو خست کیا گیا ہو و نور و تابان اگر کمر خراب  
 رود و نیاز کردن منسوب گردد و پنجم خوردن قندوی رسم بر خود بناد  
 جای سائے نماز یکے نسبت کیا گیا ہو سائے نماز کیا ہو  
 کشیدی که نادان را به صحبت برگزیدی طلب که دم زدنایان یکے پند  
 کیفتی تو که نادان سخن به صحبت قبول کیا تو نے طلب کی سخن و نایان سے ایک نصیحت  
 اگر کشید نادان چو نند که گردانای شش خرباشی و گردانای ابله تر سائے  
 میری تیر سائے ناک است بل که اگر از ناز که جو تو نادان سوتو او جو ناز جو تو احمق  
 حکمت حلم شتر چنانکه معلومست اگر طفلی مهارش کرد و صدق  
 بر باری اوست کی جیسا که معلوم ہے اگر ایک لگا مارا سکے سائے او بر سوس  
 بر گردن از سائے نقش بر نه پیدایا اگر در ره هوا خاک پیشی بد که موجب هلاک  
 بسیار گردن طاعت او که لیس لیکن اگر مقام بر ناک لگی آوے که سبب هلاک کا  
 باشد و طفل آنجا بنادانی خود بر رفتن زمام از نقش در گسلاند و پیش مطاوع  
 سچ و اولی که او یک سائے نادانی کی جانا چار باکی تیلی او کے تورا نے اور اگی اعط  
 کند که مہنگام و رشتنی ملاطفت مذمومست گویند دشمن ملاطفت دوست  
 اگر که وقت غمی که مرانی تیرا ہے اور کہ توین کر دشمن سائے مرانی که دوست  
 نکر و بلکه طبع زیاد کند و طبع یکے لطف کند بانو خاک پایش باش  
 ننودی پاک طبع زیاد کر ہے وہ شخص کہ مرکا کر سائے تیرو خاک پاؤں او سکار  
 و اگر خلاف کند و دشمنش اگر خاک سخن ملاطفت کریم باد رشت خوی کو  
 او جو خلاف کر و چون دشمن ان کو که دشمن خاک پاؤں لطف و کم کی سائے دشمن خوی کے مت  
 کر نکر خوی و نکر و نکر لیس و بان پاک حکمت بر که پیش سخن یکے ان  
 و نکر یکے یا سہا ننودی اگر سوس پاک چو کہ آگے باجہ اور و نکر پیش

بیش است و نادان رفتاری در صورتی که  
 نادان سخن را قبول کیا تو نے طلب کی سخن و نایان سے ایک نصیحت  
 در سائے نادان چو نند که گردانای شش خرباشی و گردانای ابله تر سائے  
 میری تیر سائے ناک است بل که اگر از ناز که جو تو نادان سوتو او جو ناز جو تو احمق  
 حکمت حلم شتر چنانکه معلومست اگر طفلی مهارش کرد و صدق  
 بر باری اوست کی جیسا که معلوم ہے اگر ایک لگا مارا سکے سائے او بر سوس  
 بر گردن از سائے نقش بر نه پیدایا اگر در ره هوا خاک پیشی بد که موجب هلاک  
 بسیار گردن طاعت او که لیس لیکن اگر مقام بر ناک لگی آوے که سبب هلاک کا  
 باشد و طفل آنجا بنادانی خود بر رفتن زمام از نقش در گسلاند و پیش مطاوع  
 سچ و اولی که او یک سائے نادانی کی جانا چار باکی تیلی او کے تورا نے اور اگی اعط  
 کند که مہنگام و رشتنی ملاطفت مذمومست گویند دشمن ملاطفت دوست  
 اگر که وقت غمی که مرانی تیرا ہے اور کہ توین کر دشمن سائے مرانی که دوست  
 نکر و بلکه طبع زیاد کند و طبع یکے لطف کند بانو خاک پایش باش  
 ننودی پاک طبع زیاد کر ہے وہ شخص کہ مرکا کر سائے تیرو خاک پاؤں او سکار  
 و اگر خلاف کند و دشمنش اگر خاک سخن ملاطفت کریم باد رشت خوی کو  
 او جو خلاف کر و چون دشمن ان کو که دشمن خاک پاؤں لطف و کم کی سائے دشمن خوی کے مت  
 کر نکر خوی و نکر و نکر لیس و بان پاک حکمت بر که پیش سخن یکے ان  
 و نکر یکے یا سہا ننودی اگر سوس پاک چو کہ آگے باجہ اور و نکر پیش











[illegible]







و ماغ بیہودہ بروں دود چراغ بیفائدہ خوردن کا رخصر و منہ نہایت بیکار ہے  
 و باغ کا بیہودہ بہانا اور ہواں چراغ کا بیفائدہ کھانا کلام عقل و حکما نہیں بلکہ اور لیکن تراویح  
 روشن صبا جلدن کہ روی سخن در ایشانست پوشیدہ نمائند کہ در وقت نماز شافی در روی  
 روشن صاحب دین کے کہ نہ سخن کا پنج اور گوہر پوشیدہ نہ ہو کہ موعظ نصیحت آن ہم پہ دلی گنج  
 عبارت کشیدہ است و در وی تلخ نصیحت لشدہ طرافت بیخبر تہ تا طبع عمل بسیار  
 عبارت کر کنیہا ہے اور در کروی نصیحت کو ساتھ میں کوی پہ ہے نہ نسبت تیرہ  
 از دولت قبول محروم نمائند الحمد للہ رب العالمین شہنوی  
 دولت پسند و رگی سے محروم نہ ہے اور محبت حد ثابت ہیں و اللہ کیسا اللہ کہ بالحق و لا حول و لا قوۃ الا باللہ

ما نصیحت بجای خود کردیم  
بجای نصیحت موافق اپنے کے ہم نے  
گر نیا دید بگوش غمت کس  
جو آویں ہج کان رعیت کیلے  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
اسی منیہ ورن کتاب بخواہ از حضرت  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وطلب کن بذات خود از ہر جزیرہ و جزیرہ  
لَوْ أَنَّ يَوْمَ التَّلَاقِ مَكَانًا  
اگر برستیکہ برای من روز نیست  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
من گنگام و زو مالک بنیو گرسنی

روزگاری درین اسیر مریخم  
لیکن مانہ پنج اسکے آخرے کے گم  
پرسوں لان پیام باشد و بس  
اوپر فاصدون کے پیام ہو اویسر  
عَلَى الصَّبْرِ وَاسْتِغْفَارِ  
برصفت و مغفرت طلب کن صاحب کتاب  
مَنْ يَرْجُو فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ الْمَعْلُومُ  
بعد ازین مغفرت طلب کن سب کا کتاب  
عِنْدَ الرَّؤُوفِ قُلُوبَ بَاقِلَاتِ  
نزدیک اسی مہربان البتہ گریہ اسی سر کا  
عَلَى سَأَلِكَ وَاطْلُبْ لَكَ  
پس تحقیق کن کہیں پر گریہ مہربان اس کا

[illegible][illegible]



